عید میلاد النبی ﷺ کی دھوم
مفتی مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی
صراط مستقیم پبلیکیشنز
کیسٹ ہاؤس سی ڈی سنٹر 5-6 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور
042- 37115771, 0321-9407699

عید میلاد النبی ﷺ کی دھوم

کنز العلماء ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

صراطِ مستقیم پبلیکیشنز
5-6 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور
042- 37115771, 0321-9407699

نام کتاب	عید میلاد النبی ﷺ کی دھوم
افادات	مفتی ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی
مرتب	محمد نعیم اللہ خاں قادری (بی ایس سی۔ بی ایڈ ایم اے اردو)
باہتمام	شیخ محمد سرور اویسی، محمد آصف علی جلالی
تعداد	1100
صفحات	80
ہدیہ	60 روپے

ملنے کے پتے

مرکز صراط مستقیم

جلالیہ صراط مستقیم گجرات 0302-4303623

مکتبہ صراط مستقیم دریا خان بھکر 0300-6216496

مکتبہ صراط مستقیم 0333-5482748

مکتبہ صراط مستقیم چوک 0332-8608888

سل بیل کتاب گھر 0312-4580877

مکتبہ غوثیہ کراچی 0321-5427918

اویسی بک سٹال 0300-2196801

مکتبہ ضیاء السنہ ملتان 0306-6521197

مکتبہ المجاہد بھیرہ 0300-4115088

احمد بک کارپوریشن راولپنڈی 0300-5412583

مکتبہ برکات المدینہ (کراچی) 0321-3531922

0333-8173630

صراط مستقیم پبلیکیشنز

0315-9407699

0321-9407699

انتساب

بندہ اس تحریر کا انتساب

سلطان العلماء حضرت سلطان احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حاصلانوالہ شریف کے نام سے کرتا ہے جنہوں نے زندگی بھر درس نظامی کی تدریس کی اور گوہرہائے آبدار پیدا کیئے۔

محمد اشرف آصف جلالی

مقدمہ

اس دنیائے آب و گل میں حضور سرور کائنات ﷺ کی رونق افروزی سے ایک ہزار برس قبل یمن کے بادشاہ تبع اول حمیری نے یثرب (موجودہ مدینہ منورہ) میں حاضری دی وہاں کے باسیوں میں تحائف تقسیم کئے اور اپنے ۴۰۰ لشکری علماء و صلحا کی فرمائش پر ان کی رہائش کیلئے یثرب میں ۴۰۰ مکانات تعمیر کروا کے انہیں وہاں آباد کیا۔ ان علماء کی خواہش تھی کہ ہم یثرب میں رہیں یہیں مریں اور یہیں ہمارے مدفن بنیں تاکہ اگر ہم سرکار مدینہ ﷺ کا ظاہری زمانہ نہ بھی پاسکیں تو کم سے کم ہمارے مدفن ضرور سرکار کے قدموں کی دھول سے مشرف ہوں اور ہماری آئندہ نسلیں ضرور سرکار کی زیارت سے بہرہ ور ہوں۔ بادشاہ یمن تبع اول حمیری نے خط رسول اللہ ﷺ کے نام لکھ کر ان علماء کے سردار ''شامول'' کو عطا کیا اور وصیت کی کہ میرا یہ خط تمہاری اولاد میں نسل در نسل محفوظ رہنا چاہیے اور تمہاری آل کا جو شخص اللہ کے آخری اور برگزیدہ رسول کا زمانہ پائے وہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کرے۔
اس خط کا مضمون کچھ اس طرح تھا۔ ''تبع اول حمیری کے طرف سے اللہ جل شانہ کے آخری اور برگزیدہ نبی کے نام

میں تبع اول حمیری آپ ﷺ پر ایمان لاتا ہوں اور آپ کی کتاب کی تصدیق کرتا ہوں میں آپ کا سب سے پہلا امتی ہوں میرا اسلام نیاز قبول فرمایئے اور محشر کے دن مجھے اپنے غلاموں میں یاد رکھئے گا''۔

علماء کے شامول سردار کی اولاد میں یہ خط پشت در پشت منتقل ہوتا رہا اور اس

کی آل میں سے جس شخص نے حضور ﷺ کا ظاہری زمانہ پایا تاریخ اس فیروز بخت کو ''ابوایوب انصاری'' کے نام سے یاد کرتی تھی۔

جب اللہ کے محبوب نے اپنے مقدس قدموں کی برکت سے یثرب کو مدینۃ النبی بنایا اور ابو ایوب انصاری کے گھر کو جلوہ گاہ بنایا تو ابو ایوب انصاری نے اپنے غلام ابویعلیٰ کو حکم دیا کہ بارگاہ رسالت میں حاضری کا شرف حاصل کرو اور تبع اول حمیری کا وہ خط جو ایک ہزار سال میں ہمارے خاندان کے بزرگوں سے ہمیں پہنچا ہے وہ حاضر خدمت کرو۔ ابویعلیٰ وہ تاریخی خط لے کر بارگاہ نور میں حاضر ہوئے۔ اس سے قبل کہ ابویعلیٰ اپنا تعارف کراتے اور خط کا ذکر کرتے اہل محبت کے دلوں میں بسنے والے محبوب نے دل آویز اور معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ خود ہی سوال کر ڈالا کہ اے ابویعلیٰ لاؤ ہمارا وہ خط ہمیں دے دو جو تبع اول حمیری نے ہمارے نام لکھا تھا۔ (تاریخ ابن کثیر بحوالہ سچی حکایات از مولانا بشیر احمد کوٹلی لوہاراں رحمۃ اللہ علیہ)

ساتویں صدی ہجری میں ''اربل'' کے سلطان ملک معظم ابوسعید مظفر الدین نے (جو رشتے میں سلطان صلاح الدین ایوبی کے بہنوئی تھے) سرکاری سطح پر جشن عید میلاد النبی ﷺ منانے کی طرح ڈالی ''تاریخ مراۃ الزماں'' کی تحقیق کے مطابق اس جشن پر سالانہ تین لاکھ دینار خرچ کئے جاتے تھے اس پر جشن کے چشم دیدہ گواہ ''اربل'' کے مشہور مورخ ابن خلکان شافعی اربلی (متوفی ۶۸۱) نے اس مبارک جشن کی جو تفصیلات تاریخ کے سپرد کیں وہ یہ ہیں کہ ''اس جشن میں دور و نزدیک کے علماء و صلحا واعظین اور شعراء بڑے اہتمام سے شریک ہوا کرتے تھے۔ ان تقریبات میں شرکت کیلئے مختلف علاقوں سے ماہ محرم کے آغاز ہی میں قافلے چل پڑتے تھے اور ربیع الاول تک تانتا بندھا رہتا تھا۔ ایک کھلے میدان میں بہت وسیع پیمانے پر لکڑی کے دیدہ زیب خیمے بنوائے جاتے۔ شب میلاد میں بڑی تعداد میں جانور ذبح

کیے جاتے اور مہمانوں کیلئے لنگر کا انتظام کیا جاتا۔ مغرب کے بعد شاہی قلعہ میں محفل میلاد منعقد ہوتی۔ بادشاہ خود ''مشعل بردار جلوس'' کی قیادت کرتا ہوا محفل میں شریک ہوتا۔ یہ محفل صبح تک جاری رہتی نماز فجر کے بعد پھر دستر خوان بچھ جاتے اور خواص عوام کو کھانا کھلایا جاتا یہ دستر خوان نماز عصر تک بچھے رہتے لوگ دور دراز سے آ کر شاہی کھانا تناول کرتے اور بادشاہ کو دعائیں دیتے''

حافظ سید عبداللہ تلمسانی نے لکھا ہے کہ ''تلمسان کا بادشاہ سلطان ابوموموسیٰ تلمسانی معززین اور صاحب رائے لوگوں کے مشورے سے شب ولادت میں ایک دعوت عام کا اہتمام کیا کرتا تھا اس میں اعلیٰ قسم کے قالینوں کا فرش اور منقش چادریں بچھائی جاتیں سنہرے کار چوبی غلافوں والے گاؤ تکیے لگائے جاتے ستونوں کے برابر بڑے بڑے شمعدان روشن کیے جاتے۔ نصب شدہ بڑے بڑے گول خوشنما بخور دانوں میں بخور سلگتا جاتا جو دیکھنے میں پگھلا ہوا سونا معلوم ہوتا طرح طرح کے کھانے اس انداز سے چنے جاتے جیسے موسم بہار میں رنگا رنگ پھول کھلے ہوتے ہیں۔ اعلیٰ قسم کی خوشبوئیں بسائی جاتی جن کی مہک سے فضا معطر ہو جاتی اور حاضرین محفل پر عظمت مصطفےٰ ﷺ کا جلال و وقار چھایا رہتا۔ موذن کے حی علی الفلاح کہنے تک یہی کیفیت رہتی''۔

برصغیر میں لودھی خاندان کے آخری فرمانروا ''ابراہیم لودھی'' کے والد سلطان سکندر لودھی کے وزراء سلطنت ''ملک زین الدین'' اور ''ملک وزیر الدین'' یکم ربیع الاول کو ایک ہزار روپے دو ربیع الاول کو دو ہزار روپے اسی طرح ہر تاریخ کے عدد کے مطابق روزانہ ایک ہزار روپے بڑھا کر میلاد النبی پر خرچ کرتے تھے اور خاص ۱۲ ربیع الاول کو ۱۲ ہزار روپے خرچ کیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ جمعہ کے روز کئی من چالوں کا لنگر پکا کر غریبوں میں تقسیم کرتے ان چاولوں کی خصوصیت یہ ہوتی کہ

پکانے سے پہلے چاول کے ہر دانے پر تین تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھی جاتی تھی۔
(حضرت مولانا عبدالحق محدث دہلوی اخبارالاخیار)

مصر کے ایک بادشاہ نے ایک عجوبہ روزگار شامیانہ تیار کرایا تھا جو سال میں صرف ایک مرتبہ ۱۲ ربیع الاول کو ہی استعمال ہوتا تھا۔ اس کی خصوصیت یہ تھی صرف اس ایک ہی شامیانے کے اندر ۱۲ ربیع الاول کی نسبت سے بارہ ہزار افراد آرام سے بیٹھ کر میلاد مصطفےٰ ﷺ کا بیان سنتے تھے۔ اور جلسہ کے اختتام پر یہ شامیانہ اگلے سال تک ۱۲ ربیع الاول کیلئے لپیٹ کر رکھ دیا جاتا۔

تیرہویں صدی ہجری کے بزرگ سیرت نگار اور مورخ مکتبہ جامعہ فواد قاہرہ کے مدیر الشیخ محمد رضا مصری رحمۃ اللہ علیہ اپنی مقبول عرب و عجم کتاب ''محمد رسول اللہ'' مطبوعہ تاج کمپنی لاہور میں رقم طراز ہیں ''خاص قاہرہ شہر میں ۱۲ ربیع الاول کے دن ظہر کی نماز کے بعد عید میلاد النبی کا جلوس غوریہ' اشرافیہ' کوئلہ بازار اور حسینیہ سے گزرتا ہوا عباسیہ میدان پر ختم ہوتا ہے ان رستوں پر عاشقان رسول کا ہجوم بڑھتا رہتا ہے جلوس کے آگے آگے پولیس کے گھڑ سوار دستے ہوتے ہیں دائیں بائیں فوج کے اعلیٰ عہدیدار ہوتے ہیں۔ بادشاہ مصر جلسہ گاہ میں حاضر ہوتا ہے فوج سلامی دیتی ہے پھر بادشاہ شامیانے میں داخل ہوتا ہے مختلف سلاسل کے صوفیاء اور مشائخ طریقت اپنے اپنے جھنڈے لئے تشریف لاتے ہیں اور بادشاہ ان کا استقبال کرتا ہے پھر خود بادشاہ شیخ المشائخ کے شامیانے میں حاضر ہو کر میلاد مصطفیٰ کا بیان سنتا ہے اور محفل کے اختتام پر میلاد کا بیان کرنے والے عالم دین کو شاہی خلعت عطا کرتا ہے حاضرین میں شیرینی تقسیم کی جاتی ہے۔ شربت پلایا جاتا ہے۔ شام کے سائے بڑھتے ہی خیموں پر نصب شدہ تمام قمقموں کو روشن کیا جاتا ہے یہ مبارک دن مصر میں سرکاری سطح پر منایا جاتا ہے اور اس دن ملک میں عام تعطیل ہوتی ہے''۔

عہد حاضر کے خوش قلم مورخ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی اپنے ایک سفرنامہ میں لکھتے ہیں ''سعودی شاہی خاندان کا ایک خوش عقیدہ شہزادہ شیخ العادل الفہمی جبل احد کے دامن میں واقع اپنے باغات اور محلات میں جشن میلاد النبی کا اہتمام کرتا ہے ایک وسیع ایئر کنڈیشنڈ ہال ہے جس میں منقش قالینیں بچھی ہوئی ہے جن میں پانچ سو سے زیادہ مہمانان گرامی جمع ہوتے ہیں۔ علماء کرام' نعت خوانان' قاریان کرام اور اشراف مدینہ کیلئے چاروں طرف صوفے لگے ہوتے ہیں۔ ترکی' یمنی' مکی' مدنی پاکستانی اور دوسرے کئی ممالک سے مہمانان عزیز آتے ہیں۔ مدینہ منورہ کے قاری' نعت خواں' قصیدہ خواں اور خوش آواز مدحت سرایان رسول جمع ہوکر عربی میں نعتیں سناتے ہیں' قصیدہ بردہ شریف تمام حاضرین مجلس مل کر پڑھتے ہیں حضرت حسان بن ثابت اور حضرت کعب بن زہیر کا کلام اہتمام کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ تمام مہمان اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھتے ہیں شیخ العادل الفہمی کے چاق وچوبند خادمین خوبصورت ٹرے اٹھائے محفل میں گھومتے ہیں۔ خوشبودار شربت کے پیمانے' کوکا کولا کی بوتلیں' جوس کے پیکٹ' قہوے کی پیالیاں' ہر مہمان کو پیش کرتے ہیں۔ مہمان اپنے ذوق کے مطابق جو پسند کرے اٹھالیتا ہے مگر محفل کے آداب میں کسی قسم کا خلل نہیں آنے پاتا۔ کسی پیمانے کے ٹکرانے یا کھنکنے کی آواز نہیں سنائی دیتی سحری کے قریب دعوت طعام کا اہتمام ہوتا ہے دستر خوان بچھ جاتے ہیں۔ ابلے ہوئے زعفرانی چاولوں کے تاش بچھا دیئے جاتے ہیں۔ چاولوں کی ہر تاش پر عربوں کے خاص انداز میں تیار کردہ ایک ''مسلم بزغالہ'' رکھ دیا جاتا ہے۔ سرکے میں تیار کردہ اچار کی پلیٹیں سجادی جاتی ہے۔ مدینہ منورہ کی سرزمین کے پودینے کھیرے اور دوسری سبزیوں کے سلاد سجا دیئے جاتے ہیں اس طرح مہمان اپنی مرضی اور ذوق کے مطابق ضیافت سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ پانچ سو مہمانوں کی دعوت میں کہیں کوئی کمی نہیں ہوتی طلب کرنے سے

پہلے ہر چیز دستر خوان پر موجود ہوتی ہے۔ مجلس کے اختتام پر قہوے کا ایک دور چلتا ہے۔ سفید الائچیاں اور خوشبودار لونگ چھوٹی چھوٹی پلیٹوں میں سجائے خادم ساتھ ساتھ چلتے ہیں مجلس کے اختتام پر میزبان گرامی الشیخ العادل الفہمی کی گاڑیاں مہمانوں کو حرم نبوی تک پہنچانے کیلئے رواں دواں نظر آتی ہیں۔ (باتوں سے خوشبو آئے' مرتب صلاح الدین سعیدی' باب ''مدنی سفرنامہ'' مطبوعہ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور)

قارئین کرام! تاریخ اسلام کے چمنستان سے چند گلہائے رنگارنگ آپ کی خدمت میں پیش کئے ہیں۔ دیدہ و دل کو منور کرنے والے ایسے ہی بیشمار ذوق آفریں واقعات' قرآن وحدیث کے نکات اور بزرگوں کے اقوال وارشادات آپ کو زیرنظر کتاب میں ملیں گے قارئین آپ کے ذوق سے قوی امید ہے کہ ہماری یہ کاوش آپ کو پسند آئے گی اور آپ ہماری قدردانی اور حوصلہ افزائی فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرب امارات میں عید میلاد النبی ﷺ

عید ربیع الاول شریف ایک اسلامی تہوار ہے۔ جس کی خوشیوں کا احساس و ادراک نگر نگر، شہر شہر اور دیس دیس میں کیا جاتا ہے۔ یہ جان والوں اور ایمان والوں کی عید ہے اسے جاننے، ماننے اور منانے والوں کے طبقات و درجات اور انواع و اجناس بیشمار اور انجمنیں اور تنظیمیں لامحدود ہیں۔ جن کی محبت بھری سرگرمیاں کائنات میں ہر طرف پھیل جاتی ہیں یہاں تک کہ سمندروں کی گہرائیوں میں بھی جاری رہتی ہیں اور آسمانوں کی رفعتوں میں بھی انعقاد پذیر ہوتی ہیں۔

اور بقول اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ۔

کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

گذشتہ سال ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء اسی ماہ رحمت و نور میں ''متحدہ عرب امارات'' کے شیدایان رسول عربی ﷺ کی دعوت اخلاص پر راقم امارات پہنچا۔ دوبئی شارجہ اور ابوظہبی میں ارباب ذوق کے اجتماعات میں شرکت کا موقع ملا۔

دوبئی میں عید میلاد النبی ﷺ سرکاری سطح پہ منائی جاتی ہے۔ میری نظر سے وزارت اوقاف کا لیٹر گذرا جو ۳ صفر ۱۴۲۰ھ/۱۸ مئی ۱۹۹۹ء کو مدیر اوقاف کی طرف سے ائمہ و خطبا اور مختلف شعبہ جات میں خدمات دینیہ میں مصروف علماء کرام کی طرف بھیجا گیا۔ اس میں ہجرت، میلاد شریف، معراج شریف، غزوہ بدر اور لیلۃ القدر کی تقاریب کا بطور خاص ذکر تھا اور علماء کرام سے کہا گیا تھا کہ ان مواقع پر وزارت اوقاف جو پروگرام مرتب کرتی ہے ان میں بڑھ چڑھ کر شرکت کی جائے۔

پھر دوبئی اوقاف کی طرف سے مدیر اوقاف شیخ عیسیٰ بن عبداللہ بن مانع الحمیری نے مختلف اداروں، مدارس، کالجز اور عامۃ الناس کی طرف ۲ صفر ۱۴۲۰ھ بمطابق ۱۷ مئی

۱۹۹۹ء ایک لیٹر جاری کیا جس کا عنوان تھا المسابقة الدينية فی ذكرى المولد النبوی "میلاد النبی ﷺ کی یاد میں دینی مقابلہ"

یہ پروگرام عید میلاد النبی ﷺ کی مناسبت سے بڑی معنویت کا حامل تھا۔ سرکاری ہینڈ بل میں تین قسم کے مقابلوں کی تفصیل تھی۔

پہلا مقابلہ

۱۲ سال کے بچوں کیلئے رکھا گیا کہ وہ نبی اکرم نور مجسم ﷺ کے اخلاق کریمہ' رحمت' حلم اور ہدایت کے بارے میں کم از کم پچاس صحیح احادیث زبانی یاد کریں۔ ساتھ ہی درخواستیں جمع کرانے کی آخری تاریخ' ضروری کوائف اور امتحانات کی تاریخ کا ذکر تھا۔

دوسرا مقابلہ

مقابلہ قصیدہ خوانی تھا کہ نبی اکرم ﷺ کی حیات طیبہ یا خلق عظیم اور میدان دعوت میں آپ کے طریق کار سے متعلق فصیح عربی میں ایسا قصیدہ جو تیس اشعار سے کم اور پچاس سے زائد نہ ہو پیش کیا جائے۔ مطبوعہ قصیدے کو ترجیح دی گئی یہ مقابلہ ہر عمر کے حضرات و خواتین کیلئے تھا۔

تیسرا مقابلہ

حضور ختم المرسلین ﷺ کی حیات مبارکہ کے دینی' اجتماعی' سیاسی' اخلاقی اور عسکری پہلو کے متعلق ایک جامع مقالہ لکھا جائے جو فل سکیپ تین صفحات سے کم اور پانچ سے زائد نہ ہو۔ سطور میں فاصلہ مناسب ہو اور عبارات نحوی اور املائی غلطیوں سے پاک ہوں۔

وزارت اوقاف اور اس کے مختلف شعبہ جات کے عملے کو اس میں شرکت کی اجازت نہیں تھی۔ ہر مقابلے میں پہلے اور دوسرے نمبر پر آنے والے حضرات کیلئے عمرے کے ٹکٹ اور وہاں رہائش اور طعام کا بندوبست کیا گیا جبکہ دسویں نمبر تک آنے والوں کیلئے مختلف انعامات رکھے گئے تھے۔

اوقاف کی طرف سے مختلف مساجد اور مدارس میں "عید میلاد النبی ﷺ" کی محافل منعقد کی جاتی ہیں۔ سب سے بڑی "محفل میلاد" جس کا انعقاد وزارت اوقاف

کرتی ہے وہ مسجد الراشدیہ الکبیر میں ۱۱ ربیع الاول شریف کو منعقد ہوتی ہے۔ بڑے خوبصورت اور دلکش پوسٹرز سے اس کی دعوت کو عام کیا جاتا ہے۔ جن پر جلی حروف میں لکھا ہوتا ہے الاحتفال بالموالد النبوی شریف اس اجتماع کی کاروائی براہ راست دوبئ ٹیلیویژن سے ٹیلی کاسٹ کی جاتی ہے۔ شب ولادت جب یہ اجتماع ختم ہوتا ہے تو شیخ عیسیٰ مانع وزیر اوقاف اور دوسرے شیوخ رات کو اسی وقت مدینہ شریف حاضری کیلئے چلے جاتے ہیں۔

شیخ عیسیٰ مانع کے استاذ شیخ عبدالعویر میں بہت بڑی محفل میلاد کا بندوبست کرتے ہیں۔ جس کے اختتام پر انواع واقسام کے کھانوں سے شرکاء کی تواضع کی جاتی ہے۔

دوبئ میں مقیم مصری باشندگان مسجد ابوعبیدہ میں اپنی طرف سے ''میلاد کانفرنس'' کا اہتمام کرتے ہیں۔

جبکہ یہاں مقیم مدراسی مسلمان مسجد الکویتی میں ''بارہ روزہ محافل عید میلاد النبی ﷺ'' کا انعقاد کرتے ہیں۔

بنگالی مسلمان عید میلاد کی خوشیوں کے اظہار کیلئے تقاریب کا علیحدہ بندوبست کرتے' جبکہ پاکستانیوں کا انداز ہی نرالا ہے۔

دوبئ اوقاف کے وزیر شیخ عیسیٰ مانع زید مجدہ' نے میلاد شریف سے متعلق ایک نہایت عمدہ اور جامع کتاب تصنیف کی ہے۔ جسے وزارت اوقاف کی طرف سے طبع کر کے مفت تقسیم کیا گیا۔ اس کا نام بلوغ المامول فی الاحتفاء والاحتفال بمولد الرسول ﷺ ہے۔ اس کتاب کی افادیت واہمیت کے پیش نظر اس کے سات ایڈیشن آ چکے ہیں۔ اس کے دیباچے میں شیخ عیسیٰ مانع نے لکھا ہے۔

لایشک عاقل صادق الحب بان الاحتفال بالمولد النبوی الشریف هو الاحتفاء والاحتفاء به صلی الله علیه و آله وسلم امر مقطوع بمشروعیته.

(ترجمہ) اس بات میں کوئی سچی محبت رکھنے والا ذی عقل شک نہیں کرسکتا کہ میلاد النبی ﷺ کی محافل کے انعقاد کا مطلب آپ ﷺ کی تکریم ہے اور آپ ﷺ کی تکریم کرنا قطعی طور پر ثابت ہے۔

اس کتاب کی چار فصلیں ہیں۔ پہلی فصل میں انہوں نے قرآن مجید سے دلائل پیش کئے ہیں جبکہ دوسری میں سنت مطہرہ سے دلائل جمع کئے ہیں۔ تیسری فصل دلیل اجماع سے عبارت ہے اور چوتھی فصل میں میلاد شریف کے بارے میں پیش کئے گئے شبہات اور منکرین کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔

اس کے آخر میں عارف باللہ سید امین المکی الحنفی کا قصیدہ ہے۔ جس کے چند اشعار یوں ہیں۔

یا لیلۃ الاثنین ماذا صافحت — یمناک من شرف اشم ومن غنی

کل اللیالی اللبیض فی الدنیا لھا — نسب الیک فانت مفتاح السنا

فالقدر والاعیاد والمعراج من — حسناتک اللاتی بھرن الاعینا

"اے پیر کی رات تیرے دائیں ہاتھ میں کتنی گراں قدر شرافتیں اور کس قدر سرمایہ ہے۔ دنیا میں جتنی راتوں کے دامن میں بھی نور ہے تیری نسبت سے چنانچہ تو ہر چاندنی کی کلید ہے۔ لیلۃ القدر، عید الفطر، عید الاضحیٰ اور شب معراج کی آنکھوں میں تیرا ہی نور ہے"۔

حضرت شیخ عیسیٰ مانع کا قلم عرب ممالک میں گھسے ہوئے ایک مخصوص مکتبہ فکر کے بے لگام لکھاریوں کا محاسبہ کرتا نظر آتا ہے۔ آپ نے کشف الغمہ میں "بدعت" کے مفہوم میں تجاوز کرنے والے لوگوں کا شدت سے رد کیا اور مسلم امہ کے جمہور کو بدعتی قرار دینے والوں کی خوب خبر لی۔

جب عرب شریف کے نجدی عالم ابن عثیمین نے حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے مقبول عام "قصیدہ بردہ شریف" کے چند اشعار پر اعتراض کیا تو حضرت شیخ عیسیٰ نے اس کے رد میں "القول المبین فی بیان علو مقام خاتم النبیین" لکھی اور

دندان شکن جواب دیا۔

گذشتہ سال ربیع الاول کے موقع پر متحدہ عرب امارات کے اخبارات کو بھی میں نے عید میلاد النبی ﷺ کی خوشیوں میں شریک پایا۔

امارات کے کثیر الاشاعت ''اخبار البیان'' میں ۱۲ ربیع الاول شریف ۱۴۲۰ھ ۲۵ جون ۱۹۹۹ء کو ابوظہبی حکومت کے مشیر سید علی ہاشمی کا بڑا محبت بھرا اور جامع مضمون شائع ہوا۔ انہوں نے لکھا:

''کان الاحتفال بذکری مولد الرسول الاعظم والسید المصطفیٰ المکرم سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم من سمات اھل الفضل والخیر والفلاح وقد حرص اھل العلم من اصلح اللہ بواطنھم قبل ظواھرھم اشد الحرص علی اظھار مشاعر الود والتقدیر والاحترام لذکری مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد تظافر السلف الصالح وما زال الخلف الذین استقاموا علی الطریقۃ یتسابقون لاحیاء ھذہ الذکری ذلک لان مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو ایذان بالقضاء علی لیل الشرک والجھالۃ وبمولدہ آن او ان بزوغ فجر العلم والخیر والھدایۃ.

''رسول اعظم حضرت مصطفیٰ علیہ ﷺ کا میلاد منانا اصحاب فضیلت اور اہل خیر و فلاح لوگوں کی علامات میں سے ہے۔ وہ اہل علم اللہ تعالیٰ نے جن کے ظاہر سے پہلے ان کے باطن کی اصلاح فرمائی ہے۔ عید میلاد النبی ﷺ منانے کیلئے اپنے جذبات محبت و عقیدت کا اظہار کرنے کے بڑے خواہاں ہوتے ہیں۔ سلف صالح اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے لوگ ہمیشہ سے عید میلاد شریف میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے آئے ہیں۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے میلاد ہی نے شرک و جہالت کی رات کا خاتمہ کیا اور آپ کی ولادت ہی سے علم خیر اور ہدایت کی فجر طلوع ہونے کا وقت آن پہنچا''۔

محترم سید علی ہاشمی صاحب نے مزید لکھا:

واذا كان المسلمون اليوم فی مشارق الارض ومغاربها يحتفلون بذكری مولده صلی الله عليه وسلم فانما يحتفلون بذكری مولد كرائم الاخلاق۔

آج دنیا کے مشرق ومغرب میں مسلمان جو سید عالم ﷺ کا یوم میلاد منارہے ہیں تو وہ اس سے صرف آپ ہی کا نہیں بلکہ اخلاق عظیمہ کا میلاد بھی منارہے ہیں۔

سید ہاشمی صاحب نے اپنے طویل آرٹیکل کے آخر میں لکھا:

احق الناس بالاحتفال بهذه الذكری العظيمة هذه البلاد الامارات العربيه المتحده.

''عید میلاد النبی ﷺ'' منانے کا سب سے زیادہ حق متحدہ عرب امارات کا ہے۔

یہ مضمون بمناسبۃ یوم مولدہ الشریف من معالم الوفا للرسول الکریم ﷺ کے عنوان سے طبع ہوا۔ یہی مضمون ۱۲ ربیع الاول کو روزنامہ ''الخلیج'' میں بھی شائع ہوا۔ نیز ''الخليج'' میں ۱۲ ربیع الاول کو اسامہ طہٰ کا مضمون ''من وحی مولد الرسول ﷺ'' شائع ہوا۔ اس اچھوتے مضمون کا ابتدائیہ یوں تھا:

كما تطلع الشمس بانوارها فتفجر ينبوع الضوء المسمی النهار يولد النبی صلی الله عليه وسلم فيوجد فی الانسانية ينبوع النور المسمی الدين

حين اذان الله تعالیٰ باكرام البشرية بعد مسيرتها الطويلة المشحونة بالمتاعب اذن سبحانه تعالیٰ بميلاد النبی الجليل صلی الله عليه وسلم وجعله خاتما للنبوات.

''جیسے سورج اپنے انوار سے طلوع ہوتا ہے تو روشنی کا ایک چشمہ پھوٹتا ہے جسے دن کہا جاتا ہے نبی اکرم ﷺ پیدا ہوتے ہیں تو انسانیت میں ایک نور کا سرچشمہ پھوٹتا ہے جسے دین کہا جاتا ہے۔

بشریت اپنے طویل سفر میں تھکاوٹوں سے چکنا چور ہو چکی تھی۔ تب اللہ تعالیٰ کو

منظور ہوا کہ اسے نواز دے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے عظیم رسول ﷺ کے میلاد شریف کا اذن دیا اور آپ کو تمام نبوتوں کا خاتم بنایا۔

دوبئی میں حضرت علامہ قاری غلام رسول ایک بڑی متحرک مذہبی شخصیت ہیں۔ آپ لاہور کے علاقہ مغل پورہ کے محلے "ساہوواڑی" سے تعلق رکھتے ہیں۔ جہاں آپ نے "جامعہ تعلیمات اسلامیہ" قائم کیا ہے۔ آپ نے حافظ الحدیث پیر سید محمد جلال الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے قائم کردہ مرکزی جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف منڈی بہاؤالدین میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اکتساب فیض کیا۔

ڈیرہ دوبئی کی جامع مسجد العظیم میں آپ خطابت اور امامت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اس مسجد کو دینی پروگراموں کے لحاظ سے پورے متحدہ عرب امارات میں مرکزیت حاصل ہے۔ پاکستان، انڈیا اور دیگر ممالک سے اہم علماء و مشائخ یہاں تشریف لاتے رہتے ہیں۔ عید میلاد النبی ﷺ کے موقعہ پر قاری صاحب دیگر احباب اہلسنت کے تعاون سے بڑی بڑی محافل کا اہتمام کرتے ہیں۔ گذشتہ سال ان محافل میں خطاب کیلئے مجھے مدعو کیا گیا۔ چنانچہ بندۂ ناچیز ۱۵ جون ۱۹۹۹ء کو دوبئی پہنچا۔ ایئر پورٹ پر محترم قاری غلام رسول اپنے چند احباب کے ساتھ موجود تھے۔ ایئر پورٹ سے ہم مسجد العظیم پہنچے۔ تمام پروگراموں میں ہم اکٹھے رہے۔ قاری غلام رسول کے سوز تلاوت اور بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ہدیہ عقیدت سے وجد و سرور کا سماں چھا جاتا تھا۔ حضرت مولانا محمد ضیاء اللہ قادری (سیالکوٹ) بھی تقاریب میلاد شریف کے سلسلے میں وہاں تشریف لے گئے تھے۔ مولانا قاری غلام رسول خطیب اعظم دوبئی نے تمام پروگرام مرتب کئے ہوئے تھے۔ چنانچہ ۱۷ جون جمعرات ہم نے "مرکز اہلسنت" ابوظہبی میں پہنچنا تھا۔

الحاج محمد اسماعیل ضیائی انجینئر ٹی وی دوبئی نے ہمیں ساتھ لے کر جانا تھا۔ چنانچہ راقم اور قاری غلام رسول صاحب کی گاڑی میں ساڑھے پانچ بجے شام دوبئی سے ابوظہبی کیلئے روانہ ہوئے۔ وسیع و عریض اور صاف سڑک پر گاڑی دوڑتی جا رہی تھی اور

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی نعت ''واہ کیا جود و کرم ہے اے شہ بطحا تیرا'' کی کیسٹ چل رہی تھی۔ وقفے وقفے کے بعد حاجی محمد اسماعیل ضیائی کے فون کی گھنٹی بج رہی تھی۔ ابوظہبی سے احباب کے پوچھنے پر آپ انہیں بتا رہے تھے کہ اب ہم فلاں مقام پر پہنچ آئے ہیں۔ اب ہم فلاں مقام پر پہنچ آئے ہیں۔ اتنا وقت ہمیں مزید لگ جائے گا۔ ابوظہبی پہنچنے پر ''مرکز اہلسنّت'' کے ناظم اعلیٰ حاجی عبداللطیف، صدر رابطہ کمیٹی الحاج محمد اقبال اور نائب صدر رابطہ کمیٹی محمد شفیق نے ہمارا استقبال کیا اور ہم ان کے ہمراہ مرکز اہلسنت پہنچے۔

مرکز اہلسنّت کے ہال کو بڑے سلیقے سے سجایا گیا تھا۔ حضرت مولانا محمد عباس رضوی آف گوجرانوالہ جو اس وقت مرکز میں خدمت دین پر مامور تھے۔ نقیب محفل بنے تھے۔ سامعین کے چہرے کھلے ہوئے تھے۔ قاری صاحب کی تلاوت نعت کے بعد بندۂ ناچیز نے ''حضرت محمد ﷺ برہان خدا'' کے موضوع پر تفصیلی گفتگو کی۔ بعد میں مرکز کی کیسٹ لائبریری اور دیگر شعبہ جات کا دورہ کیا۔ یہاں محترم عبدالمجید جلالی سے بھی ملاقات ہوئی جو محبت رسول ﷺ سے سرشار اور پیکر اخلاص ہیں۔ عمرہ شریف کے ویزہ سے متعلق ان سے بات چیت ہوئی۔

ابوظہبی میں ''بزم حمد و نعت'' کی طرف سے ۲۱ روزہ محافل میلاد شریف کا اہتمام کیا گیا تھا جو کہ ۱۳ جون سے ۱۱ جولائی تک جاری رہیں۔

پروگرام سے فراغت کے بعد ہم ابوظہبی سے شارجہ پہنچے تو رات کے دو بج چکے تھے۔ حاجی محمد اسماعیل کی رہائش پہ قیام ہوا۔ ابوظہبی میں رات کو بھی بلا کی گرمی تھی اور لو چل رہی تھی۔ چند لمحات بھی باہر کھڑا ہونا مشکل تھا۔ وہاں ایئر کنڈیشن ہی میں کاروبار زندگی چل رہا ہے۔

خطبہ جمعہ میں نے ''سوناپور'' کی جامع مسجد فیض مدینہ شریف میں دینا تھا۔ شارجہ سے ہم یہاں پہنچے شدت کی گرمی تھی وضو کیلئے جو پانی تھا وہ بھی نہایت گرم تھا۔ بہر حال جمعۃ المبارک کے خطبہ میں ''حسن مصطفیٰ ﷺ'' کے موضوع پر مفصل خطاب ہوا۔ یہاں ہی مولانا محمد اکرم جلالی سیالکوٹی سے ملاقات ہوئی جو شارجہ میں دین متین کی خدمت کر

رہے ہیں۔ فیض مدینہ کا مرکز صوفی محمد نذیر کے زیر نگرانی چل رہا ہے۔

رات کو شارجہ میں ''نبا عبدالرحمٰن'' کی وسیع چھت پر محفل میلاد منعقد ہوئی تھی۔ فقیر زینت القراء قاری غلام رسول کے ہمراہ مقررہ وقت پر پہنچ گیا۔ اس محفل کا انعقاد پیر محمد سیف اللہ گیلانی نے کیا تھا۔ راقم نے ''رحمۃ للعالمین ﷺ'' پر گفتگو کی۔

۲۰ جون بروز اتوار وزیر اوقاف حضرت شیخ عیسیٰ مانع سے ملاقات ہوئی اور کئی امور پر تبادلۂ خیال ہوا۔ ۲۱ جون کو بردبی الکرامہ کی جامع الکبیر میں ''درود و سلام'' کے موضوع پر خطاب ہوا۔ ۲۲ جون کو ''دوبئی لیبر سپلائی'' کے وسیع ہال میں محفل میلاد سجائی گئی۔ یہاں راقم نے ''سرکار مدینہ ﷺ کی امت پر شفقت'' کے موضوع پر خطاب کیا۔

۲۳ جون کو محمد درسہ المعروف محمد بھائی کی کوٹھی پر ''منطقہ ہمدان'' میں نہایت شان و شوکت سے محفل میلاد کا اہتمام کیا گیا۔ یہاں ''علم غیب رسول ﷺ'' کے موضوع پر تفصیلی خطاب کیا۔

۲۴ جون کو جامع مسجد العظیم الراس ڈیرہ دوبئی میں ''میلاد شریف کی شرعی حیثیت'' کے موضوع پر خطاب کیا۔

۲۵ جون کو خطبہ جمعہ جامع مسجد العظیم میں دیا۔ جمعہ سے قبل ''والدین رسول ﷺ'' اور بعد میں وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ پر گفتگو کی۔

۲۵ جون رات کو جامع مسجد یوسف امان سونا پور میں ''آمد رسول ﷺ احسان عظیم'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ اس مسجد میں قاری اظہر اسلام قادری خدمت دین کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

۲۶ جون کو ''پاکستان سوشل سنٹر'' دوبئی میں پروقار محفل میلاد شریف منعقد کی گئی بندہ ناچیز نے یہاں ''منصب نبوت'' پر تفصیلی خطاب کیا۔

۲۷ جون کو حاجی عبدالرزاق اے آر وائی ٹریڈرز کی کوٹھی پر محفل میلاد نہایت محبت و عقیدت سے منعقد کی گئی۔ راقم نے یہاں ''خلق عظیم'' کے موضوع پر خطاب کیا۔

۲۸ جون کو مسجد حاجی ناصر یوسف باقر روڈ پر بہت بڑا جلسہ میلاد شریف تھا۔ راقم

نے یہاں ''محبت رسول ﷺ'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ نیز وہاں کے ایک غیر مقلد عالم ''انس مدنی'' کے دلائل کا جواب دیا جو اس نے اللہ تعالیٰ کی جہت اور مکان ثابت کرنے کیلئے دیئے تھے۔

محترم صوفی عبدالمجید جلالی کی مخلص کوششوں سے عمرہ شریف کا ویزہ لگ گیا۔ چنانچہ ناچیز یکم جولائی سے ۱۲ جولائی تک حرمین شریفین کی حاضری سے بہرہ ور ہوا۔ اس کا ذکر علیحدہ کروں گا۔ (انشاء اللہ) عمرہ شریف سے واپس دوبئی پہنچنے پر ۱۴ جولائی کو حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری کی صدارت میں ''شارع نائف'' پر خطاب کیا۔

۱۵ جولائی کو نماز عصر کے بعد حضرت میاں جمیل احمد کے زیر صدارت ایک اور اجتماع میں خطاب کیا۔ بعد از نماز عشاء شارجہ میں محمد رفیق نورانی کے ہاں منعقدہ حلقہ میں ''تقویٰ'' کے موضوع پر گفتگو کی۔

۱۶ جولائی کو پھر مسجد العظیم میں خطبہ جمعہ دیا۔ اسی رات کو بعد از نماز عشاء شارجہ میں غیر مقلد علماء سے مناظرہ کرنا تھا۔ چنانچہ راقم حاجی عبدالعزیز، قاری محمد ریاست اور محترم محمد سعید کے ہمراہ وقت مقررہ پر شارجہ پہنچا اور افریقہ ہال کے قریب جامع مسجد حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ میں مولوی یوسف بستوی، مولوی عبدالرؤف سلفی اور مولوی گلاب خان کے ساتھ وہابی عقائد و نظریات کے بطلان پر تاریخی گفتگو ہوئی جو تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہی اور حدیث شریف سے جو دلائل راقم نے پیش کئے آخری وقت پر غیر مقلد علماء سے ان کا کوئی جواب نہ بن سکا۔ اس پوری گفتگو کی تفاصیل انشاء اللہ تعالیٰ علیحدہ رقم کی جائیں گی۔

میلاد النبی ﷺ کی دھوم

قارئین: حکومت دوبئی کی وزارت اوقات و مذہبی امور کی جانب سے تمام مساجد میں ۱۱ ربیع الاول شریف ۱۴۲۵ھ، ۳۰ اپریل ۲۰۰۴ء کو جمعۃ المبارک کو پڑھے جانے والے عربی خطبہ (خطبہ ۱۰) کا ترجمہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں، میں اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد کرتا ہوں جو اس کی نعمتوں

کے مساوی اور فضل کے برابر ہو۔ اے اللہ تیرے لئے حمد ہے جس طرح کہ تیری ذات کے جلال اور عظیم سلطنت کے شایان شان ہو۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ وحدہ' لاشریک ہے۔ اسی کیلئے تعریف ہے۔ وہ زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے اور رسول ہیں۔ تمام مخلوقات میں سے اس کے مختار ہیں اور اس کے خلیل ہیں۔ آپ نے پیغام پہنچا دیا' امانت ادا کر دی' امت کی خیر خواہی کی' غم دور کئے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا اور حق ادا کیا یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

اے اللہ! ہمارے سردار' ہمارے نبی اور ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ' آپ کی آل' آپ کے اصحاب' تابعین اور قیامت کے دن تک حالت ایمان میں ان کی پیروی کرنے والوں پر درود و سلام اور برکتیں بھیج۔

اے اللہ جل جلالہ' کے بندو! میں تمہیں اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔

قرآن مجید میں ہے۔

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا × وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

(پارہ ۲۸' سورۃ الطلاق آیت ۲'۳)

''اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کیلئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو''۔

امابعد! ان ایام میں ہم پر اور پورے عالم اسلام پر میلاد رسول ﷺ کا ذکر سایہ فگن ہے۔ وہ رسول عظیم ﷺ کہ جن کا میلاد ایک نئے جہان کا میلاد تھا اور سطح زمین پر انسانی حیات کے عہد سعید کا افتتاح تھا۔

ہاں! برادران اسلام وہ دن جس میں آج سے چودہ صدیوں سے زائد عرصہ قبل

آپ ﷺ پیدا ہوئے وہی دن مستحق ہے کہ اس میں انسانیت اعتزاز اور بلاغت واختصار سے یہ نعرہ لگائے۔

ولد الهدیٰ فالکائنات ضیاءٌ

وفم الزمان تبسم وثناءٌ

''ہدایت کی ولادت ہوئی' پس کائنات روشن ہوگئی اور زمانے کے لب پر تبسم اور تعریف ہے ایسا کیوں نہ ہو۔ آپ ہی وہ ذات ہیں جنہوں نے انسانیت کے تمام بوجھ اتارے''۔

قرآن مجید میں ہے۔

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۠

(پارہ ۹ سورۃ الاعراف الآیہ ۱۵۷)

''وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں۔ وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کیلئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو ان پر تھے اتارے گا تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا' وہی بامراد ہوئے''۔

آپ ﷺ کی ولادت پر ہر زمانے کو خوشی کیوں نہ ہو' آپ وہ رحمت ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہدیہ کی ہے۔ آپ نعمت عام ہیں اور آپ سب سے بڑا احسان ہیں جس نے انسانوں کو حرص وہوا اور شہوتوں کے بندھن سے آزاد کیا۔ قلوب کو صاف کیا اور انہیں خیر' نیکی اور

بھلائی کی طرف مائل کیا۔

قرآن مجید میں ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (پارہ ۴ سورۃ آل عمران الایۃ ۱۶۴)

''بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے''۔

ہاں! یا سیدی یارسول اللہ آپ کا میلاد امت اسلام کا میلاد تھا۔ آپ کی امت نے آپ ﷺ کی سنت پر چل کر بہت بڑی اسلامی سلطنت قائم کی۔ امت میں یہ استطاعت آئی کہ اس نے اپنا رحمت بھرا سایہ تاریخ پر ڈالا اور اس نے طویل زمانے تک اپنے اثرات کو تمدن پر نقش کیا۔

برادران ایمان! یہ خوشبو والا تہوار لوگوں کو یاد دلا رہا ہے کہ میلاد النبی ﷺ بہت بڑا احسان تھا جس نے زمانے کی بساط جہالت کو سمیٹا اور عزت انسان کو واپس لایا۔

وہ زمانہ کہ جس میں ہر طرف افراتفری اور انتشار تھا۔ اس میں آپ نے اونٹوں کے چرواہوں میں سے دنیا کے لیڈر اور اقوام کے استاد بنائے اور چوتھائی صدی سے کم وقت میں آپ نے بہترین امت تیار کی جسے لوگوں کی راہنمائی کیلئے ظاہر کیا گیا۔

اے مسلمانان عالم! وہ سہانی رات جس کا آسمان بڑا صاف تھا۔ جس کی شام بڑی رقت انگیز تھی اور جس کی ہوا بڑی خوشگوار تھی۔ اس میں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہ نے انسانیت کی آنکھ کی ٹھنڈک، اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات سے افضل اور اللہ تعالیٰ کے تمام رسولوں کے قائد حضرت محمد ﷺ کو جنم دیا۔

تجلت مولد الهادی وعمت   بشائره البوادی والقصابا

''ہادی کا میلاد جلوہ فگن ہوا اور اس میلاد کی خوشخبریاں دیہاتوں اور قصبوں میں

عام ہوئیں"۔

واسدت للبرية بنت وهب　　　يداً بيضاء طوقت الرقابا

"اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے مخلوق کو سفید ہاتھ عطا کیا کہ جس نے غلاموں کو سہارا دیا"۔

لقد ولدته وهاجا منيرا　　　كما تلد السموات الشهابا

"حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو اس حال میں جنم دیا کہ آپ روشنیوں کا منبع تھے جیسا کہ آسمان شہاب ثاقب کو جنم دیتے ہیں"۔

ہاں! رسول اللہ ﷺ کا میلاد غلاموں کی آزادی کا اعلان تھا' جس وقت آپ ﷺ کے چچا ابولہب کی لونڈی حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا نے اسے آپ ﷺ کی ولادت کی خبر دی تو اس نے ثویبہ کو آزاد کر دیا۔

رسول اللہ ﷺ کی ولادت پر اس خوشی کی وجہ سے اس پر ہر پیر کو عذاب ہلکا کیا جاتا ہے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب ابولہب مر گیا میں نے اسے اس کے مرنے کے ایک سال بعد خواب میں برے حال میں دیکھا۔ اس نے کہا میں نے تمہارے بعد کوئی راحت نہیں پائی مگر یہ ہے کہ مجھ سے ہر پیر کے دن عذاب ہلکا کر دیا جاتا ہے۔

امام سہیلی نے کہا یہ اس وجہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ پیر کے دن پیدا ہوئے تھے۔ حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا نے ابولہب کو رسول اللہ ﷺ کی ولادت کی خوشخبری دی تھی اور اس نے آپ کو آزاد کر دیا۔

کتنا اچھا وہ کلام ہے جو حافظ محمد بن ناصر الدین دمشقی نے اس سلسلہ میں پیش کیا۔

اذا كان هذا كافراً جاء ذمه　　　وتبت يداه في الجحيم مخلداً

"جب یہ کافر تھا کہ جس کی مذمت آئی ہے اور اس کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو گئے

درآنحالیکہ وہ جہنم میں ہمیشہ تھے“۔

أتی انہ فی یوم الاثنین دائما　　یخفف عنہ للسرور باحمداً

”اس کے بارے میں حدیث میں آیا ہے کہ اس سے ہمیشہ پیر کے دن عذاب ہلکا کردیا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں خوشی کی وجہ سے“۔

فما الظن بالعبد الذی عاش عمرہ　　باحمد مسروراً ومات موحداً

”پس کیا خیال ہے اس بندے کے بارے میں جس نے ساری زندگی رسول اللہ ﷺ کی خوشی میں گزاری اور حالت ایمان میں دنیا سے چل بسا“۔

برادران اسلام! حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جن کا آج ہم میلاد منا رہے ہیں وہ سب سے اونچی چوٹی ہیں اور ایسا آسمان ہیں کہ جن سے اوپر کوئی آسمان نہیں ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات میں سے اعلیٰ اور تمام بندوں سے افضل ہیں۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان اللہ اصطفی من ولد ابراھیم و اسماعیل واصطفیٰ من ولد اسماعیل بنی کنانۃ واصطفیٰ من بنی کنانۃ قریشاً واصطفیٰ من قریش بنی ھاشم واصطفانی من بنی ھاشم (ترمذی باب فضل النبی ﷺ)

”اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو منتخب کیا‘ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے بنی کنانہ کو بنی کنانہ میں سے قریش کو قریش میں سے بنی ہاشم کو منتخب کیا اور بنی ہاشم سے مجھے منتخب کیا“۔

رحم کرے اللہ تعالیٰ اس شاعر پہ جس نے یہ کہا:

وَاَجۡمَلُ مِنۡکَ لَمۡ تَرَقَطُّ عَیۡنِی　　وَاَکۡرَمُ مِنۡکَ لَمۡ تَلِدِ النِّسَآء

”آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت میری آنکھ نے کبھی دیکھا ہی نہیں اور آپ سے زیادہ عزت والا کسی ماں نے جنا ہی نہیں“۔

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

"آپ کو ہر عیب سے پاک پیدا کیا گیا گویا کہ آپ کو یوں پیدا کیا گیا جیسے آپ نے چاہا"

برادران اسلام! یہ یاد کتنی بڑی یاد ہے اس سے حاصل ہونے والے سبق کتنے بڑے ہیں اور ہمیں کتنی ضرورت ہے کہ ان اسباق کو عملی جامہ پہنائیں۔

سیدی یارسول اللہ ﷺ ہمیں کتنی ضرورت ہے کہ ہم نظریے پر ثابت قدمی میں آپ کی ثابت قدمی کی پیروی کریں جب آپ فرمارہے تھے۔

واللہ لو وضعوا الشمس فی یمینی والقمر فی یساری علی ان اترک ھذا الامر ما ترکتہ حتی یظھرہ او اھلک فیہ (تاریخ طبری ۱، ۵۴۵، سیرت ابن ہشام ۲، ۱۰۱)

اللہ کی قسم اگر وہ (مشرکین) سورج میرے دائیں ہاتھ پر رکھ دیں اور چاند میرے بائیں ہاتھ پر کہ میں اس اسلام کو چھوڑ دوں، میں نہ چھوڑوں گا۔ یہاں تک کہ اللہ اس دین کو غالب کرے یا میں اس کیلئے شہید ہو جاؤں گا"۔

سیدی یارسول اللہ ﷺ ہمارے لئے کتنا لازم ہے کہ ایذا رسانی کرنے والے لوگوں سے ہم عفو و درگزر کرتے رہیں۔ ہم آپ کے نقش قدم پر چلیں جب آپ فرمارہے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِی فَاِنَّھُمْ لَایَعْلَمُوْن

"اے اللہ میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ نہیں جانتے"۔

سیدی یارسول اللہ ﷺ ہمارے لئے کتنا ضروری ہے کہ مساوات کی طرف آپ کی دعوت پہ عمل پیرا ہوں جبکہ آپ فرمارہے تھے۔

سلمان منا اھل البیت

(ترجمہ) سلمان ہم میں سے ہے یعنی اہل بیت سے ہے۔

سیدی یارسول اللہ ﷺ ہمیں کمزروں کے بارے میں آپ کی وصیت پر کس قدر

عمل کی ضرورت ہے۔ جب آپ فرمارہے تھے۔

ھل ترزقون وتنصرون الا بضعفآئکم (بخاری)

''تمہیں صرف تم میں سے کمزوروں کے صدقے رزق دیا جاتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے''۔

بھائیو! اس سال میلاد شریف کی تقریب اس حال میں آئی کہ مسلمانوں کو سخت حالات اور بہت سے چیلنجز کا سامنا ہے۔ اس وقت مسلمانوں کا خون بہہ رہا ہے۔ مسلمان بے گھر ہورہے ہیں اور ظلم وستم کی چکی تلے پس رہے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ میلاد شریف کی برکات اور اس میں جو اسباق اور نصیحتیں ہیں' یہ امت کیلئے ان چیلنجز کا مقابلہ کرنے میں معاون ہوگی۔

انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب مسلم امہ کیلئے امید وعمل کے دروازے کھلنے والے ہیں جو انہیں ان کے اہداف اور منزل کی طرف پہنچائیں گے۔

آخر میں ہمارے لئے اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ ہم اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں اس میلاد سے فائدہ دے اور صاحب میلاد ﷺ کو ہمارے لئے جانوں' اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب بنائے۔ ہمیں اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ ہمارے لئے اپنے فضل اور رحمت کے دروازے کھول دے۔ ہمارے لئے ہر غم سے رہائی کے اسباب پیدا فرمادے' ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ عطا کرے اور ہمارے لئے عزت اور غلبہ لکھ دے۔

آمین

سرزمین عراق مع

عراق میں عیدمیلاد النبی ﷺ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

ہے زیارت گاہ مسلم گو جہاں آباد بھی　　اس کرامت کا مگر حق دار ہے بغداد بھی

یہ چمن وہ ہے کہ تھا جس کیلئے سامان ناز　　لالۂ صحرا جسے کہتے ہیں تہذیب حجاز

خاک اس بستی کی ہو کیونکر نہ ہمدوش ارم　　جس نے دیکھے جانشینان پیمبر کے قدم

جس کے غنچے تھے چمن ساں وگلشن ہے یہی

کانپتا تھا جن سے روما ان کا مدفن ہے یہی

(اقبال، بانگ درا)

عراق تاریخ اسلام میں نہایت اہمیت کا حامل رہا ہے۔ عراق ہی میں مدینہ منورہ کے بعد عالم اسلام کا پہلا دارالحکومت قائم ہوا۔ حرمین شریفین کے بعد دینی علوم کا یہی سب سے بڑا گہوارہ اور دانش کدہ قرار پایا ہے۔ یہ وہ سرزمین ہے جس کی طرف عقیدتوں کے جلوس محبتوں کے وفود اور حسرتوں کے کارواں ہمیشہ گامزن رہے ہیں۔ یہ خطہ پاک عقل العرب، مہد الاولیاء، روضۃ الصالحین، مفتاح العرب، وادیٔ رافدین اور فجر تمدن ایسے القاب سے یاد کیا جاتا رہا ہے۔

وادی دجلہ وفرات کا جغرافیائی پہلو

عراق جزیرۂ عرب کے شمال مشرق میں واقع ہے۔ اس کے شمال میں ترکی، مشرق میں ایران، مغرب میں شام واردن اور جنوب میں سعودی عرب، کویت اور خلیج ہے۔ عراق جغرافیائی لحاظ سے دو حصوں شمالی عراق اور جنوبی عراق پر مشتمل ہے۔ جنوبی حصہ میدانی علاقوں، بیسیوں بحیروں اور چھوٹی نہروں پر مشتمل ہے۔ جبکہ شمالی عراق

میدانی علاقہ جات کے علاوہ برف سے ڈھکی ہوئی بلند و بالا پہاڑیوں پر مبنی ہے دو تاریخی دریا دجلہ و فرات اٹھکلیاں کرتے ہوئے پورے عراق کو عبور کرتے ہیں۔ ان کا مبداء ترکی کی سطح مرتفع ہے۔ یہ شمالی عراق سے باہم سفر کرتے ہوئے کہیں درمیانی فاصلہ کم اور کہیں زیادہ رکھ کر جنوبی عراق میں بصرہ کے قریب قرنہ کے مقام پر معانقہ کر کے ''شط العرب'' کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ دجلہ کی کل لمبائی اپنے نکتۂ آغاز سے لے کر شط العرب تک ۱۷۱۸ کلومیٹر ہے جبکہ فرات کا انہیں دو مقامات کے درمیان طول ۲۳۰۰ کلومیٹر ہے اور شط العرب جو ان دونوں کا مجموعہ ہے ان کے ملتقی سے لے کر خلیج تک ۱۱۰ کلومیٹر پر مشتمل ہے۔ انہیں دو دریاؤں کی وجہ سے عراق کو ''وادیٔ رافدین'' کہا جاتا ہے۔

عراق کا کل رقبہ ۴۳۸۴۴۶ کلومیٹر ہے اور ۱۸ اضلاع ہیں۔ (جبکہ عراقی' کویت کو اپنا انیسواں ضلع قرار دیتے ہیں)۔ عراق کے سنٹر میں دجلہ کے دونوں کناروں پر عروج اسلام کا مینار بغداد شریف ہے جو کہ دارالحکومت ہے۔ بڑی بڑی حکومتوں سے ٹکر لینے والے عراق کی آبادی صرف ایک کروڑ چالیس لاکھ افراد کے قریب ہے۔ عراق کی سرکاری زبان عربی ہے جبکہ کردی ترکمانی اور سریانی بھی ملک کے مختلف حصوں میں بولی جاتی ہیں۔ غیر ملکی زبانوں میں سے انگلش نسبتاً زیادہ بولی جاتی ہے۔ عراق کی جغرافیائی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ یہ تینوں بڑے براعظموں ایشیاء یورپ اور افریقہ کے درمیان زمینی پل ہے۔

سرزمین عراق تاریخ کے آئینے میں

عراق دفتر تاریخ اور بیسیوں تہذیبوں کا مدفن ہے۔ اس کے طول و عرض میں آثار قدیمہ کے دس ہزار علاقہ جات ہیں۔ اس سرزمین نے اسلامی تہذیب کے خدو خال کے علاوہ مدتہائے دراز میں کئی اقوام ملل کے سورج طلوع اور غروب ہوتے دیکھے۔ درحقیقت نسل انسانی کے تہذیب و تمدن کی فجر اسی افق سے پھوٹی اور اپنے ارتقا کے مراحل طے کرتی رہی نوع انسان کی یہ پہلی گود اور تہذیب انسانی کی یہ پہلی درس گاہ

ہے۔

عراق جدید کے محکمہ آثار قدیمہ نے اس سلسلے میں اپنے تمام تر وسائل بروئے کار لاکر یہ ثابت کر دکھایا کہ آثار قدیمہ کی دریافت اور حفاظت کے لحاظ سے عراق دنیا میں سرفہرست ہے۔ آثار سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ۸ ہزار سال کے زائد عرصہ پہلے یہاں کے باشندگان میں زراعت' جانور پالنے' کپڑے بننے' مٹی کے برتن بنانے اور آرٹ کا شعور موجود تھا۔ اس سلسلے میں ڈسٹرکٹ تامیم میں جمجال کا گاؤں ''جرمو'' اہمیت کا حامل ہے۔ اسے ملک کے قدیم ترین دیہاتوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس کے آثار عراق کے عجائب گھروں کے علاوہ دنیا کے کئی دوسرے بڑے عجائب گھروں میں رکھے گئے ہیں۔

اسی سلسلے کی ایک کڑی ''حضر'' شہر کے قریب ایک گاؤں ''ام الدباغیہ'' ہے جس کے رہائشی مکانات کی تختیاں ان مکینوں کی آرٹ میں دلچسپی پر دلالت کناں ہیں۔ اس سرزمین کا انسان پچاس ہزار سال پہلے جو ڈسٹرکٹ اربیل کی غار ''شانیدار'' میں رہتا تھا۔ ارتقاء تمدن کا ایک مستقل معمار سمجھا جاتا ہے۔ جنوبی عراق میں ہی آج سے تقریباً ۵۲۰۰ سال پہلے ''ورکاء'' کے دور کے وسط میں دنیا کی تاریخ میں اہم ایجاد معرض وجود میں آئی اور وہ خاص شکل وصورت کے لحاظ سے لکھنے کا شعور تھا۔

تاریخ عالم کی پہلی شہنشاہیت

عراق ہی میں دنیا کی پہلی شہنشاہیت معرض وجود میں آئی اور وہ آکدی شہنشاہیت ہے۔ آکدی دور حکومت ۲۳۷۱ قبل مسیح علیہ السلام سے شروع ہو کر ۲۱۴۳ قبل مسیح علیہ السلام میں اپنے انجام کو پہنچا' ان کی حکومت شام اور ایران تک پھیلی ہوئی تھی۔

آکدی عہد حکومت کے تقریباً ایک صدی بعد سومریوں کا دور شروع ہوا ان کا سردار ''کودیا'' تھا جو ''لکش'' شہر کا حکمران تھا۔

پھر بابلیوں کا پہلا دور شروع ہوا جو ۲۰۰۴ ق م اور ۱۵۹۴ ق م کی درمیانی مدت پر محیط تھا۔ بابل میں آثار قدیمہ کی کھدائی کے دوران بہت کچھ دریافت ہوا ہے۔ اس لئے

عراقی حکومت نے بابل میں مستقل طور پر بابل عجائب گھر تعمیر کروایا ہے۔ راقم بھی وہاں حاضر ہوا اور عجائب گھر دیکھا۔ وہاں کندہ بعض عبارات میں علم ہندسہ اور ریاضی کے کچھ اصول درج ہیں نیز ان عبارات سے ایسے نظریات کی تفاصیل ملتی ہیں جنہیں ''اقلیدس'' اور ''فیثا غورث'' ایسے علماء کی طرف منسوب کیا جاتا ہے لیکن اس تہذیب کا ترجمان اور شعور وفکر کا مقیاس ''آئین حمورابی'' کو کہا جاسکتا ہے جو ایک بہت بڑے پتھر پر کندہ تھا۔ حمورابی کا دور حکومت ۱۷۹۲ ق م سے ۱۷۵۰ ق م تک ہے۔

بابلیوں کی طویل حکومت کے بعد آشوریوں کا دور آیا۔ یہ بھی بلاشبہ ایک طویل ترین عہد حکومت تھا۔ آشوریوں کا مرکز شمالی عراق تھا۔ اسے تاریخ کی ایک عظیم ترین شہنشاہیت کہا جاسکتا ہے۔ انہوں نے بہت سے شہر آباد کیے عراقی اور غیر ملکی عجائب گھروں میں آشور نینوی اور نمرود کے آثار اہمیت کے حامل ہیں۔

اشوریوں کا دور ختم ہونے پر بابلیوں کا دوسرا دور شروع ہوا' جو کہ ۶۱۲ ق م سے شروع ہو کر ۵۳۸ ق م پر منتہی ہوا۔ بابلیوں کے اس دور کے حکمرانوں میں سے اہم ترین حکمران ''نبوخذ نصر'' ہے جس کا زمانہ ۶۰۴ ق م سے لے کر ۵۶۲ ق م تک تھا۔ بابلیوں کا دوسرا دور ختم ہونے کے بعد عراق پر غیر ملکی حکمران قابض ہو گئے۔

عراقی آج بھی آکدیوں' سمریوں' بابلیوں اور آشوریوں پر فخر کرتے ہیں کہ انہوں نے یہاں تہذیب وتمدن پروان چڑھایا اور غیر ملکی حکمرانوں کی غلامی سے اپنی سر زمین کو محفوظ رکھا۔ چنانچہ عراق حاضر کا قومی ترانہ جس کا منظوری انقلابی کمان کونسل نے اپنے اجلاس منعقدہ جولائی ۱۹۸۱ء میں دی تھی میں جہاں انبیاء علیہم السلام کی اولاد ہونے' سید عالم نور مجسم ﷺ کی غلامی اور سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے نیزوں پر فخر کیا گیا ہے۔ وہاں بابل وآشور کا بھی ذکر ہے۔ ترانے کا آخری شعر یہ ہے۔

دمت للعرب ملا ذایا عراق وشموسا تجعل اللیل صباحاً

''اے عراق تو ہمیشہ عرب کیلئے جائے پناہ بنا رہے اور تو ایسے آفتابوں کی مانند رہے جو رات کو دن میں تبدیل کرتے ہیں''۔

بابلیوں کے دوسرے دور کے بعد یونانی اور فارسی عراق پر حکومت کرتے رہے یہاں تک عراق میں اسلام کی روشنی پہنچی۔ اہل یورپ نے عراق کے علمی ورثہ سے استفادہ کرتے ہوئے ریاضیات' طب' ہندسہ اور بہت کچھ سیکھ لیا۔

عراق میں نور اسلام

خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد میں ۱۳' ۱۴ ہجری میں عراق فتح ہوا۔ سرزمین عراق کو فارسی مجوسیوں کی غلامی سے نجات ملی اور نور اسلام نے یہاں کے باشندگان کے قلب ونظر میں گھر کرلیا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور ہی میں عراق میں کوفہ اور بصرہ ایسے اہم شہر معرض وجود میں آئے۔ تسخیر عراق کے دوران معرکہ جسر' معرکہ بویب' جنگ قادسیہ اور جنگ جلولا ایسی عظیم الشان جنگیں لڑی گئیں' ان شاندار فتوحات میں حضرت سعد بن ابی وقاص ایک مرکزی کردار تھے۔

خلافت راشدہ کے بعد عراق ۴۱ ہجری سے لے کر ۱۳۲ ہجری تک (۶۶۱ء سے ۷۵۰ء تک) اموی حکمرانوں کے زیر نگیں رہا اور ۱۳۲ ہجری سے لے کر ۶۵۶ ھ تک (۷۵۰ء سے ۱۲۵۸ء تک) یہاں پر عباسیوں نے حکومت کی۔

عباسی حکمران ابوجعفر منصور کے دور میں ۱۴۹ھ/ ۷۶۲ء کو بغداد دارالسلام تعمیر کیا گیا اور اسے دارالحکومت قرار دیا گیا۔ پھر عباسی حکمران معتصم نے ۲۲۱ھ/ ۸۳۶ء دارالحکومت بغداد سے سامراء منتقل کیا پھر کئی سالوں تک سامرا ہی دارالخلافہ برقرار رہا۔ یہاں تک کہ ۲۷۹ھ/ ۸۹۲ء میں دوبارہ بغداد دارالحکومت بنالیا گیا' پھر تاتاریوں کے حملہ تک (۶۵۶ ھ/ ۱۲۵۸ء) بغداد ہی دارالخلافہ تھا۔ یہ حملہ ہلاکو خاں کی قیادت میں تھا۔ اس نے عراق کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ ہر طرف ہلاکت ہی ہلاکت سر کھولے نظر آنے لگی۔

نویں صدی ہجری اور سولہویں صدی عیسوی میں یہاں عثمانیوں نے اپنی حکومت قائم کرلی جو کہ پہلی جنگ عظیم تک قائم رہی۔ اس کے بعد عراق برطانوی استعمار کے پنجے میں آ گیا۔ یہاں تک کہ ۱۹۳۲ء میں اسے یک گونہ خودمختاری حاصل ہوئی۔

پھر ۱۴ جولائی 1958ء میں انقلاب رونما ہوا جو جلد ہی دم توڑ گیا۔ پھر ۸ فروری ۱۹۶۳ء اور ۳۰ جولائی ۱۹۶۸ء میں انقلابات آئے۔ ۱۷ جولائی ۱۹۷۳ء کو ملک کی تمام جماعتوں پر مشتمل ایک نیشنل فرنٹ معرض وجود میں آیا اور ۲۰ جون ۱۹۸۰ء میں پہلی بار عراق میں عام انتخابات منعقد ہوئے اور عراق مجلس وطنی کے ممبران کا انتخاب عمل میں آیا۔ جن کی کل تعداد ۲۵۰ تھی۔

عراق احادیث وآثار کی روشنی میں

عراق اگرچہ دور فاروقی میں فتح ہوا۔ لیکن سید عالم نور مجسم ﷺ کی نگاہ نبوت یہاں سے شب کفر ڈھلتی اور صبح ایمان طلوع ہوتی دیکھ رہی تھی۔ اسی لئے ہی آپ ﷺ نے بنفس نفیس اہل عراق کیلئے ''ذات عرق'' کو میقات مقرر کیا (جس سے گزرنے سے پہلے حاجی ومعتمر کیلئے احرام باندھنا ضروری ہوتا ہے) چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں ومهل اهل العراق من ذات العرق الخ۔ (رواہ مسلم) کہ عراقیوں کا میقات ''ذات عرق'' ہے ذات عرق مکہ شریف سے ۴۲ میل پہلے ایک مقام ہے۔

حدیث شریف میں عراق کا محض ذکر ہی موجود نہیں بلکہ مناقب بھی موجود ہیں۔ چنانچہ ابن عدی، ابن شاہین اور حافظ ابو محمد الخلال نے کتاب الکرامات میں مرفوعاً روایت کیا ہے جسے امام جلال الدین سیوطی نے اپنے رسالے ''الخبر الدال علی وجود القطب والاوتاد والنجباء والابدال'' میں بھی ذکر کیا ہے۔

عن انس بن مالک عن النبی صلی الله علیه و آله وسلم قال: البدلاء اربعون رجلا اثنان وعشرون بالشام وثمانية عشر بالعراق كلماات منهم واحد ابدل الله مكانه آخر فاذا جاء الامر قبضوا كلهم فعند ذلك تقوم الساعة

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ابدال چالیس ہیں جن میں سے بائیس شام میں اور

اٹھارہ عراق میں ہیں۔ان میں سے جب کوئی فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اور ابدال پیدا فرما دیتا ہے جب خالق کائنات جل جلالہ' کا فیصلہ آ پہنچے گا تو ان تمام کا وصال ہو جائے گا پس تب قیامت قائم ہو گی۔

امام احمد' ابن ابی دنیا' ابو نعیم' بیہقی اور ابن عساکر نے وہب بن منبہ کے ایک ہم نشیں سے روایت کیا ہے۔

قال رأيت رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم في المنام فقلت يارسول الله (صلى الله عليه و آله وسلم) اين بدلاء امتک؟ فاومأيده نحو الشام قلت (يارسول الله صلى الله عليه و آله وسلم) اما بالعراق منهم احد؟ قال: بلى محمد ابن واسع' حسان بن ابى سنان و مالک بن دينار الذى يمشى فى الناس بمثل زهد ربى ذر فى زمانه

انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا پس میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ کی امت کے ابدال کہاں ہیں؟ تو آپ نے ملک شام کی طرف اشارہ فرمایا۔میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا عراق میں ان میں سے کوئی نہیں ہے تو آپ نے فرمایا کیوں نہیں؟ محمد ابن واسع' حسان بن ابی سنان اور مالک بن دینار جو لوگوں میں اس زہد و تقویٰ کے ساتھ موجود ہیں۔جس طرح حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اپنے زمانہ میں تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے۔

اذا سرح قوما الى العراق قال: ليت شعرى كم فى هذا الحى من الابدال جب آپ کوئی جماعت عراق کی طرف روانہ کرتے تو فرماتے کاش میرے شعور میں آئے اس سرزمین پر کتنے ابدال ہیں؟

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

الا ان الاوتاد من ابناء الكوفة ومن اهل الشام ابدال

آگاہ رہو اوتاد فرزندان کوفہ سے ہیں اور ابدال اہل شام سے ہیں۔

عیاش بن عباس علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

الابدال من الشام والنجباء من اهل مصر والاخيار من اهل العراق

کہ ابدال اہل شام سے نجباء اہل مصر سے اور اخیار اہل عراق سے ہیں۔

وادیٔ رافدین کی روحانی عظمت

اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے

(۱) سرزمین عراق ارض الانبیاء علیہم السلام اور مہبط الالہام ہے۔ اس کے دامن میں حضرت یونس علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت شیث علیہ السلام، حضرت دانیال علیہ السلام، حضرت جرجیس علیہ السلام حضرت یوشع علیہ السلام، حضرت ذوالکفل علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام کے مزارات ہیں۔

(۲) یہ وہ دھرتی ہے جسے سید عالم ﷺ کے ہزاروں صحابہ رضی اللہ عنہم نے بطور مسکن اختیار کیا۔ شیخ یونس سامرائی کی کتاب ''تذہیب الاوراق فیمن مات من الصحابہ بالعراق'' کے مطابق ۵۰۴ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا وصال عراق میں ہوا۔ یہ تعداد انہیں بہت سے تراجم اور کتب سیر کے مطالعہ سے موصول ہوئی۔ جبکہ ایک اندازے کے مطابق ہزاروں صحابہ رضی اللہ عنہم اصحاب تراجم و تاریخ کی نگاہ سے مخفی اس سرزمین میں آرام فرما ہیں۔

خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ ایسے جلیل القدر اصحاب رسول اللہ ﷺ کے مزارات اسی سرزمین پر مرجع خاص و عام بنے ہوئے ہیں۔ جن سے یہ زمین ہمالہ فخر پر اتراتی محسوس ہوتی ہے اور ایسا کیوں نہ ہو۔

سوتے ہیں اس خاک میں خیر الامم کے تاجدار
نظم عالم کا رہا جن کی حکومت پے مدار

(۳) ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم کی نسبت سے بھی یہ سرزمین، ہمدوش ثریا ہے۔ نواسۂ رسول رضی اللہ عنہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت غازی عباس رضی اللہ عنہ، حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ اور حضرت امام علی ہادی رضی اللہ عنہ کے مراقد مبارکہ اسی دھرتی کے آنگن میں محور برکات نظر آتے ہیں۔

(۴) یہ سرزمین شہداء اسلام کی عظیم شہادت گاہ ہے۔ اس کی جبین حناء شہادت سے سرخ ہے۔ یہاں ایک طرف قادسیہ، جلولاء، جسر اور بویب کے شہداء کا کعبۃ اللہ سے مقدس خون اپنی خوشبوئیں بسائے ہوا ہے تو دوسری طرف شہداء کربلا کی قربانیوں کی روشنی اور خون رگ رسول اللہ ﷺ تقدس ریز ہے۔

اس سرزمین کے چپے چپے پہ شہادت کی لازوال داستانیں رقم ہیں۔ اس کے ذروں میں شہادت کے شرارے ہیں۔ اس کے دامن پہ نقوش شہادت اور اس کے مساموں میں خون شہادت ہے۔

عراق اولیاء کا دیس، صلحاء کا مقر، ابدال واخیار کا خطہ اور تصوف کی آماجگاہ ہے۔ یہیں سے تصوف وطریقت کے سرچشمے پھوٹے اور ولایت ومعرفت کا دور دورہ ہوا۔ تزکیہ وطہارت قلبی کے نصاب مرتب کئے گئے۔ مجاہدہ وریاضت کی شاہرائیں متعین کی گئیں۔ یہاں ہی عظیم تابعین حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام حسن بصری اور امام ابن سیرین رحمہما اللہ تعالیٰ کے سوز تصوف وعلم اور ذوق معرفت کا دور دورہ رہا۔ یہیں حضرت حبیب عجمی اور حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ نے ریشۂ ہستی میں نم پیدا کیا۔ اسی سرزمین پر حضرت معروف کرخی اور حضرت سری سقطی رحمہما اللہ تعالیٰ نے شبستان وجود میں اذان سحر دی۔ یہاں ہی سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی کی آہ سحر گاہی کا سوز موجزن رہا۔

ہاں اس افق پر قندیل نورانی غوث صمدانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی صبح آگاہی کا سورج طلوع ہوا کہ پھر غروب نہیں ہوا۔

یہ سرزمین شہید اعظم، امام اعظم اور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی عظیم دھرتی ہے۔ تب ہی تو یہ عظیم دھرتی اتنی وسیع وعریض ہونے کے باوجود ہمارے دلوں میں سمائی ہوئی ہے۔

یہ خط ہماری محبتوں کا نشیمن بھی ہے اور عقیدتوں کا ترجمان بھی۔ غزالانِ فکر کا مرغزار بھی ہے اور دُلدلانِ سوچ کا پاسبان بھی۔ شاہین عشق کی فضا بھی ہے اور سوز دروں کا اک جہان بھی۔

عراق ارض الآ ثار

عراق کی پوری سرزمین پر تاریخ کے اوراق بکھرے پڑے ہیں اور ہر طرف آ ثار قدیمہ کا جہان آباد ہے۔ جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کہ عراق میں دس ہزار مناطق آ ثار ہیں۔ کئی صفحات صحراؤں کی ویرانیوں میں ہیں اور کچھ شہروں کی رونق و ہجوم میں۔ کچھ اثری ورثے سطح خاک کے ظاہر پر ہیں اور کچھ باطن میں۔ کچھ اقوام و ملل کی صبح طلوع کے ہیں اور کچھ شام غروب کے۔ کہیں بہار کی شادمانیوں کے نقوش اور کہیں خزاں کی چیرہ دستیوں کے بدنما داغ۔ کہیں نشان عظمت اور کہیں درس عبرت۔ کہیں تاجپوشی کے مظاہر کہیں کفن پوشی کے آلام' کہیں داستان محبت کے زمزمے کہیں لشکر عداوت کے ہمہمے' کہیں فتح کے جشن کی شہنائیاں کہیں شکست کے زخموں کی ہائے ہائے' کچھ دستاویزات بابل کے درو دیوار پر کچھ نینوئی کے کھنڈرات میں' کچھ اثری وثائق حضر کی بلندو بالا محرابوں پر کچھ ''اُور'' کی بکھری ہوئی اینٹوں پر' کچھ تحریریں کربلا کے صحن ابتلا پر اور کچھ دجلہ و فرات کی موجوں پر رقم ہیں۔

یہ سرزمین جیسے غیر مسلم مورخین اور سیاحوں کیلئے دلچسپی پیدا کرتی ہے ایسے ہی فرزندان اسلام میں دلچسپی بھی تحریک رواں کرتی ہے۔ اس سرزمین میں بصرہ کے قریب ''قرنہ'' کے مقام پر شجر آدم علیہ السلام ہے تو حلہ کے نواح میں حضرت ابراھیم علیہ السلام کی ولادت گاہ۔

مٹی کے ڈھیر میں تبدیل شدہ نمرود کا محل بھی ہے اور نار نمرود کے نشان بھی۔ چاہ بابل بھی اور بتو خذ نصر کا معبد بھی۔ مدائن میں کسریٰ کا کنگرے گرا محل بھی ہے اور حیرہ کے کھنڈرات بھی' میدان قادسیہ بھی ہے اور میدان جمل بھی' میدان کربلا بھی ہے اور کوفے کے قصر الامارہ کی پانی بھری بنیادیں بھی' جامع کوفہ بھی ہے اور اس کے عقب میں

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا گھر بھی' موصل میں حضرت عقبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ کی الجامع الاموی بھی ہے اور سلطان نورالدین زنگی کی الجامع النوری بھی' بغداد کا عباسی محفل بھی ہے اور دھوک کا عباسی پل بھی' مستنصر باللہ کا جامعہ مستنصریہ بھی ہے اور متوکل علی اللہ کی عظیم مسجد بھی' تاریخی قلعہ اخیضہ بھی ہے اور قلعہ باشطابیہ بھی' سامراء کا قصر معشوق بھی ہے اور دھوک کا قلعہ عمادیہ بھی' عین التمر بھی ہے اور بحیرہ رزازہ بھی' دجلہ وفرات کا اتحاد شط العرب بھی ہے اور فم العراق بصرہ کی بندرگاہ بھی' یہ اس ارض الاثار کے آثار کا مختصر سا خاکہ ہے اور مزارات عالیہ کا اجمالی ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ مختصر یہ ہے کہ عراق کی سرزمین آثار و تاریخ کا ایک جامع انسائیکلوپیڈیا ہے۔ جس کے اوراق کسی بائنڈنگ میں نہیں بلکہ باؤنڈریز تک پھیلے ہوئے ہیں۔

عراق علم وفن کی دانش گاہ

سرزمین عراق نے علوم وفنون کی ترویج واشاعت کے سلسلے میں بڑا بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ خصوصاً علوم اسلامیہ نے اسی فضا ہی میں نشو ونما کے مراحل طے کیے۔ یہی خطہ حرمین شریفین کے فیوض شعور و آگہی کی تقسیم میں پہلے نمبر پر رہا۔ یہیں سے حکمت کے ابدی سرچشمے پھوٹے جنہوں نے روئے زمین کے تشنہ قلوب وعقول کو سیراب کیا۔

دوسری صدی ہجری کے وسط تک براعظم ایشیا یورپ اور افریقہ کے آفاق پر اسلامی صبح نمودار ہو چکی تھی۔ عربی' رومی' فارسی ایسی مختلف اقوام اسلامی سلطنت کا حصہ بن چکی تھیں جبکہ عربی کے ساتھ دوسری زبانوں کی آمیزش کی وجہ سے قرآن وحدیث کے صحیح مفاہیم تک رسائی عام عربوں کیلئے بھی مشکل ہو رہی تھی۔ چہ جائیکہ ہر عجمی بھی استنباط مسائل کی دہلیز تک پہنچ کر بساط وقائق سے اپنے مطلوب کی شناخت کر سکتا۔ نیز گردش ایام سے نت نئے مسائل جنم لے رہے تھے۔ اگرچہ قرآن وحدیث ان مسائل کے حل سے ہرگز تہی دامن تھے نہ ہیں مگر ہر نگاہ کیلئے ان مسائل کے محل وقوع کا سراغ پانا مشکل تھا۔

ایسے میں ایک علم کی ضرورت محسوس کی جانے لگی جو مذکورہ ضرورت کو پورا کرے

اور قرآن وحدیث سے مسائل کے استنباط کے ایسے اصول وضع کیے جائیں جن کی روشنی میں ہر دور کے مسائل کو قرآن وسنت سے معلوم کیا جاسکے۔

چنانچہ امت کی اس اشد ضرورت کو پورا کرتے ہوئے عراق کی سرزمین ہی پر حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۵۰ھ نے فقہ اور اس کے اصول وضع کیے اور انہوں نے یہ نازک وحساس ذمہ داری حزم واحتیاط کی اس کڑی نگرانی میں پوری کی جس کی یہ مستحق تھی۔ چنانچہ آپ نے (۱۰۰۰) علماء عصر پر مشتمل ایک مجلس شوریٰ اور (۴۰) مجتہدین پر مشتمل ایک ریسرچ بورڈ تشکیل دیا۔ ہر مسئلہ کے تمام موافق ومخالف دلائل کی چھان بین کی جاتی۔ کئی مسائل پر بحث مہینوں تک جاری رہتی۔ اسی طرح تحقیق وتدقیق کی ہر کابی میں (۵۰۰۰) اصولی فقہی مسائل مرتب کر کے فقہ حنفی کی تدوین کی گئی۔

یہ وہ اساسی کارنامہ تھا جس نے حضرت امام مالک، حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے راہنمایانہ کردار ادا کیا۔

اور یہ وہ عراق کی جامع کوفہ ہی تھی جہاں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن وسنت کی ایک صحت مند تعبیر امت کے سامنے پیش کی۔ جب تصوف نے اصطلاحی روپ دھارا تو اس کو بھی بحیثیت علم سرزمین عراق پے ہی وضع کیا گیا اور تزکیہ نفس کا نصاب مرتب کیا گیا۔

تمام علوم اسلامیہ کی جان صرف ونحو کے تاروپود یہیں سنوارے گئے۔ اسی سرزمین پر ابوالاسود نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے حکم پر یہ علم وضع کیا اور یہیں اس علم نے نشوونما پائی اور کوفی بصری نحویوں کے اختلاف پر ہی اس علم کی پوری عمارت قائم ہے۔

یہاں ایک طرف سیبویہ اخفش اور مبرد ایسے نحاۃ بصرہ تھے تو دوسری طرف کسائی اور فراا ایسے نحاۃ کوفہ، جبکہ جنی، زجاجی، ابن کیسان اور ابوعلی فارسی کا ایک مستقل طبقہ تھا۔ جنہیں نحاۃ بغداد کہا جاتا ہے۔

عراق کے شہر بصرہ ہی میں خلیل بن احمد فراہیدی متوفی ۷۸۶ء نے جنم لیا جونحو کا امام ہونے کے علاوہ علم العروض اور علم الاصوات ومخارج الحروف العربیہ کا بانی بھی ہے۔ وہ فراہیدی ہی تھے جنہوں نے عربی لغت کی پہلی کتاب (کتاب العین) لکھنے کا شرف حاصل کیا۔

ایسے ہی عربی شعروادب کے اہم اساطین ابوالطیب احمد حسین الجعفی المعروف بالمتنبی متوفی ۹۶۵ء اور ابونواس حسن بن ھانی متوفی ۸۱۴ء اسی سرزمین پر پیدا ہوئے۔

ابن مُقلہ عراقی ہی وہ پہلا خطاط تھا جس نے فن خطاطی کے قواعد وضع کئے۔ عظیم سائنسدان ابن الہیثم چوتھی صدی ہجری میں بصرہ ہی میں پیدا ہوا تھا۔ وہ فزکس کا عظیم ماہر گردانا جاتا ہے۔ علم بصریات، ہندسہ اور فلکیات میں اسکے مستقل نظریات ہیں۔ یورپ نے اس کی بہت سی تحقیقات کو مشعل راہ بنایا ہے۔ عراق کے طول وعرض میں عہد قدیم میں بہت سے مدارس بھی قائم ہوئے جن میں سے اساسی حیثیت جامع کوفہ میں حلقۂ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل ہے۔

جامعہ نظامیہ بغداد

اگر چہ اس سرزمین پر اور بھی بہت سے مدارس اور جامعات قائم ہوئے مگر جامعہ نظامیہ بغداد اپنے عہد میں سب سے بڑی دانش گاہ تھی۔ یہ تاریخی یونیورسٹی ۴۵۷ھ/ ۱۰۶۵ء میں عباسی خلیفہ قائم بامراللہ کے عہد حکومت میں سلجوقی وزیر نظام الملک طوسی نے قائم کی۔

ابن خلدون اور ابن خلکان نے بڑی اہمیت سے اس کا ذکر کیا ہے۔ اس دارالعلوم میں بیک وقت چھ ہزار طلبہ کی تعلیم کا بندوبست تھا۔ چھٹی صدی ہجری کے مشہور سیاح ابن بطوطہ نے اپنے سفرنامہ میں بغداد کی مشرقی جانب عمارات، مساجد اور مدارس کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"بغداد کی اس جہت میں بہت سے اچھی ترتیب کے بازار ہیں۔ سب سے بڑے بازار کا نام سوق الثلاثاء ہے اس بازار کے وسط میں جامعہ نظامیہ ہے۔ یہ ایسا

عجیب ہے کہ اپنی خوبصورتی کی وجہ سے ضرب المثل بن گیا ہے''۔

جب ۴۵۹ھ میں جامعہ نظامیہ کی عمارت مکمل ہوئی تو شیخ ابو اسحاق شیرازی صدر مدرس منتخب ہوئے۔اس جامعہ کا عملہ آٹھ قسم کے عہدیداران پر مشتمل ہوتا تھا۔

(۱) متولی (۲) شیوخ (اساتذہ) (۳) نائبین (۴) خازن (۵) معید (۶) مفتی (۷) وعظ (۸) ناظر اوقاف ابن بطوطہ نے اس عہد کا بغدادی طریق تدریس بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

''مدرس جو ایک لکڑی کے قبے میں باوقار طریقے سے بیٹھا ہوتا ہے اس کے داہنے اور بائیں دو شخص ہوتے ہیں جو مدرس کے بیان کئے ہوئے مضمون کا طلباء کیلئے اعادہ اور تکرار کرتے ہیں انہیں ہی ''معید'' کہا جاتا ہے''۔

جامعہ نظامیہ بغداد کے علاوہ جامعہ نظامیہ موصل اور جامعہ نظامیہ بصرہ بھی اچھی درگاہیں تھیں۔ بغداد شریف میں ''مستنصریہ'' بھی ایک تاریخی دار العلوم تھا۔اس کی عمارت اب تک قائم ہے۔ان کے علاوہ زیادہ تر تدریس و تعلیم کا محور علماء و مشائخ کے حلقے رہے ہیں جو ان کی رہائش گاہوں یا مساجد میں قائم ہوتے تھے۔

عراق میں عید میلاد النبی ﷺ

عید میلاد النبی ﷺ ہر سال نئی خوشیوں کے جھرمٹ میں جلوہ گر ہوتی ہے۔جب سے ہوش سنبھالا ہے حافظہ کی البم پہ ہر سال کی عید کے مناظر جدا جدا منقش ہیں بلکہ جب ماضی کے سالانہ مشاہدات کی طرف نگاہ اٹھتی ہے تو دفتر یاداشت کا سرورق بھی اسی عید کی بزم آرائیوں سے عبارت ہے۔ بغداد شریف میں تعلیمی قیام کے دوران گذشتہ سال اگست ۱۹۹۴ء میں مجھے عراق کی سرزمین سے اس عید کا استقبال کرنے کا شرف حاصل ہوا۔عربوں کو اپنے عربی رسول ﷺ کے حضور خراج تحسین کرتے ہوئے دیکھا۔ بغداد شریف کی عطر بیز صبحوں اور فکر خیز شاموں کو نغمات رسول ﷺ کے زمزموں سے سرشار دیکھا۔ میری نوک قلم اگرچہ آنکھوں کی کاوشوں کا احاطہ کرنے سے قاصر ہے اور کیف و سرور کی برسات کی درجہ بندی سے ہیچ ہے لیکن جو کچھ ممکن ہے۔اصحاب عشق و مستی اور

ارباب علم وادب کی ضیافت ذوق کیلئے حاضر ہے۔

ربیع الاوّل کی آمد اور خوشیوں کی چہل پہل

ابھی ربیع الاول شریف کے چاند کا طلوع کرنے کا پروگرام چند دن بعد تھا کہ اخبارات ورسائل میں استقبالیہ بیانات آنے شروع ہو گئے۔ وزارت اوقاف و مذہبی امور اور وزارت اطلاعات کی طرف سے ''جشن میلاد'' کے انتظامات کا جائزہ لیا جانے لگا۔ وزیر اوقاف و مذہبی امور عبدالمنعم احمد صالح کا یہ بیان بھی اخبارات کی زینت بنا کہ ''عراقی عوام کو اگرچہ اقتصادی بائیکاٹ کی وجہ سے بہت سی دشواریوں کا سامنا ہے۔ اس کے باوجود ہم جشن میلاد دھوم دھام سے منائیں گے۔ اقتصادی اور معاشی بائیکاٹ کے اس دور میں عید میلاد النبی ﷺ ہمیں حوصلہ بخشتی ہے کہ ہمارے آقا ﷺ نے شعب ابی طالب میں ایسے بائیکاٹ کا ڈٹ کر مقابلہ کیا تھا اور فتحیاب ہوئے تھے''۔

بیان میں مرکزی قومی محفل میلاد شریف کے انتظامات کا جائزہ لیا گیا جو کہ ہر سال ۱۲ ربیع الاول کی رات امام الائمہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار انور کے زیر سایہ منعقد ہوتی ہے۔ نیز حکومت کی طرف سے ہر مسجد میں ''محفل میلاد'' منانے کا آرڈر جاری کر دیا گیا' ۱۱' ۱۲ ربیع الاول کی درمیانی رات کو چراغاں کرنے اور تعظیم ماہ مقدس کے طور پر مساجد میں حفظ القرآن کے دوروں کو لازمی قرار دے دیا گیا۔

انہیں بیانات سے ایک بیان ملاحظہ ہو۔ اس کی ہیڈنگ یہ تھی۔

من ذکریٰ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم نستلھم العزم.

اپنے آقا ﷺ کی یاد منانے سے ہم عزم وہمت حاصل کرتے ہیں۔

یحتفل العالمان العربی والاسلامی فی الثانی عشر من ربیع الاول کل عام بذکریٰ حبیبة وعزیزة علی النفوس والقلوب. انه العید الکبیر الذی اشرقت فیه شمس النبوة بولادة فخر الکائنات' رسول الانسانیة' نبی الرحمة محمد صلی اللہ علیه وسلم.

تمام عربی اور اسلامی دنیا ۱۲ ربیع الاول شریف کو دل وجان کی محبوب ترین یاد

منانے کیلئے محافل کا انعقاد کرتی ہے۔ یہ دن وہ "عظیم عید" ہے کہ جس میں مفخر کائنات رسول انسانیت، نبی رحمت، حضرت محمد ﷺ کی ولادت باسعادت سے آفتاب نبوت درخشاں ہوا۔

فقد بعثه الله تعالیٰ هدی و رحمة للعالمین فی زمن ضربت فیه الفوضیٰ اطنابها ومن خلال رسالته الخالدة التی وعت الی العدل والمحبة والخیر لقد کان میلاد هذا الرجل العظیم الذی بعثه الله تعالیٰ لیتمم مکارم الاخلاق ثورة کبریٰ علی التخلف والفوضیٰ التی عاشها الناس قبل ابتلاج نور الرسالة المحمدیة (علیٰ صاحبها الصلوٰة والسلام) وحسین نستذکر هذا الیوم الخالد ونحن نحتفل به فرحا وبهجة. انما نعبرعی روحیتنا الاصیلة من الایمان المطلق بالله ورسوله وکتابه المبین والصبر علی الشدائد.

"آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایسے دور میں ہدایت اور رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا جب ہر طرف لاقانونیت کا راج تھا۔ آپ کا میلاد شریف اس پسماندگی اور لاقانونیت کے خلاف سب سے بڑا انقلاب تھا۔ آپ کی جلوہ گری سے پہلے لوگ جس کا شکار تھے۔ اس لئے کہ آپ کی دائمی رسالت عدل و انصاف اور محبت و خیر کا شاہکار تھی اور آپ کا میلاد اخلاقی اقدار کی تکمیل کیلئے تھا۔ ہم جب یہ سرمدی دن مناتے ہیں اور کیف و سرور سے محافل کا انعقاد کرتے ہیں تو ہم حقیقت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور قرآن مجید کے بارے میں اپنے غیر مشروط ایمان کا اظہار کرتے ہیں اور مشکلات و مصائب پر صبر کرنے کا عزم کرتے ہیں"۔

جوں ہی میلاد شریف کا چاند طلوع ہوا یوں محسوس ہونے لگا کہ خوشیاں برہنہ سر ہو گئیں ہیں۔ مدینۃ النصر والسلام بغداد شریف کے در و دیوار مسرتوں سے جھومنے لگے۔ دجلہ کی موجیں خوشی میں اٹھکلیاں کرنے لگیں۔ اونچی لمبی کھجوروں کی ٹہنیاں ایک دوسرے سے معانقہ کر رہی تھیں۔

مساجد اور پارکوں کے علاوہ گھروں کے اندر بھی بزم آرائیوں کے پروگرام بننے لگے۔ یکم ربیع الاول سے ہی تمام بڑی شاہراہوں شارع جمہوریہ، شارع کناح، شارع ابونواس اور شارع شیخ عمر پر چراغاں کر دیا گیا۔ خصوصاً مساجد، سرکاری عمارات اور مزارات اولیاء کرام رحمہم اللہ کو آراستہ و پیراستہ کر دیا گیا۔

۱۲ ربیع الاول رحمتوں کی برسات اور دلوں کے چٹکتے غنچے

۱۸ اگست جمعرات کا دن تھا جوں جوں گیارہ ربیع الاول کا سورج مغرب کی طرف بڑھ رہا تھا۔ رات کے لشکری اپنی سرحد پر بڑے ناز سے جمع ہو رہے تھے۔ مجھے اس رات کئی محافل میں شریک ہونا تھا۔ مغرب کے بعد "حی الجامعہ" جانا تھا۔ جہاں شیخ عبدالہادی کی طرف سے جامع ذی النورین میں "سالانہ محفل میلاد" میں شرکت کی دعوت تھی۔ راقم اور میرے عراقی دوست شیخ علی رفاعی نے نماز عصر کے بعد حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے دربار عالیہ سے حی الجامعہ کی طرف روانہ ہونے کا قصد کیا۔ اس رات تقریباً تمام مساجد میں سرکاری طور پر "محفل میلاد شریف" کا اہتمام تھا۔ چنانچہ عصر تک "الحضرۃ القادریہ" کا وسیع و عریض احاطہ عوام سے کھچا کھچ بھر چکا تھا۔ جب میں اپنے حجرہ سے نکلا جو کہ دربار عالیہ کے زمینی فلور میں ہے شیخ علی کے حجرہ واقع پہلے فلور تک پہنچنے میں کافی وقت لگ گیا۔

بہر حال ہم دربار شریف سے باہر سڑک پر آئے ٹیکسی کرائے پر لی اور حی الجامعہ کا رخ کیا۔ جب ہم جانب رصافہ سے کرخ جانے کیلئے دجلہ کے عالیشان پل جسر سنک سے گزرے تو سورج کی زردی مائل کرنوں نے دجلہ کی موجوں کا سر چوم کے اپنی خوشیوں کا اظہار کیا۔ میں تو ہمیشہ کی طرح دجلہ کی لہروں اور ان کے بہاؤ کے انداز میں گم چودہ سو سال پہلے کے دجلہ کی تلاش میں تھا جب میلاد رسول ﷺ کی خوشخبری لئے ہواؤں نے آ کر دجلہ سے سرگوشی کی ہوگی، مگر کار نے جلد ہی دجلہ کے پل کو ناپ ڈالا اور ہم رصافہ سے کرخ پہنچ چکے تھے لیکن دجلہ کی خاموشیوں نے مجھے دیر تک متوجہ رکھا جن میں کئی انقلابات کی ہنگامہ آرائیاں محو خواب تھیں لیکن ایک انقلاب جس کے یوم

تاسیس پر آج دجلہ کی موجیں بھی ''محبت مارچ'' کر رہی تھیں وہ ''میلاد رسول ﷺ'' کا انقلاب ہے۔ ہماری کار کئی بلند وبالا عمارات کو پیچھے چھوڑے جا رہی تھی اور حی الجامعہ کی تلاش میں کبھی بڑی شاہراہوں اور کبھی بغلی سڑکوں پر، کبھی حفاظتی سرنگوں اور کبھی ہوا میں بلند پلوں سے گزر رہی تھی۔

راستے میں کئی مقامات پر سڑکوں اور چوکوں میں ''محافل میلاد شریف'' کیلئے ٹینٹ لگے ہوئے تھے۔ نماز مغرب تک ہم جامع ذی النورین میں پہنچ گئے۔ شیخ عبدالہادی ہمارے انتظار میں تھے۔ مسجد بڑے خوبصورت مناظر کی آماجگاہ بنی ہوئی تھی مسجد اور ساتھ شیخ عبدالہادی کے تکیہ پر چراغاں کیا گیا تھا۔ مختلف بینروں پر حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے ''قصیدہ بردہ'' اور ''قصیدہ ہمزیہ'' کے اشعار رقم تھے۔ مسجد کے صحن میں واقع لمبی لمبی کھجوروں پر طولاً یہ بینر لٹکا دیئے گئے تھے۔ کھجوروں کے سرخی مائل پکے ہوئے گچھے ''بزم نخیل'' کا تبرک سمجھے جا رہے تھے۔ جب ہم نماز مغرب ادا کر چکے تو مسجد کے ساتھ متصل تکیہ (آستانہ) کی چھت پر کھانے کیلئے بٹھایا گیا۔ کھانے میں بغداد شریف اور بیرون بغداد سے تقریباً پچاس اہم حضرات شریک تھے۔ جن میں بڑے بڑے مشائخ اور اہم سرکاری عہدیداران بھی تھے۔ کھانے سے قبل مختصر سی تعارفی نشست میں شیخ عبدالہادی نے مجھے چند چیدہ چیدہ شخصیات کا تعارف کروایا اور ان سے کچھ دیگر گفتگو جاری رہی۔ فلوجہ سے تشریف لائے ہوئے ''شیخ'' مرجع دید بنے ہوئے تھے۔ چھت پر بچھی ہوئی چٹائیوں پر چاولوں کے بڑے بڑے طشت رکھ دیئے گئے جن میں نیچے گوشت اور روٹیوں کے ٹکڑے بھی رکھے گئے تھے کیونکہ وہ روٹی اور چاول ملا کے کھاتے ہیں۔ ساتھ حلوئی اور مخصوص قسم کا سالن بھی تھا' پینے کیلئے لسی تھی۔ انتظامیہ کے نوجوان بڑی پھرتی سے مہمانوں کے ضیافت میں سرگرداں تھے۔ کھانے کے بعد انگور اور کھجور وافر مقدار میں پیش کئے گئے۔ بعد میں تقریب سعید شروع ہوئی جس میں تلاوت قرآن کے بعد نعت خوانی اور تقاریر کا سلسلہ جاری رہا۔ مسجد کے اندر محراب اور ہر سامنے والی دیوار پر سبز رنگ کا ایک بہت بڑا بینر لگا ہوا تھا۔ جس پر لکھا تھا۔

مرحبا بضیوف المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

پیارے آقا کے مہمانو! ہم تمہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔

ہم نے جلد ہی واپس کی اجازت مانگی کیونکہ جامع گیلانیہ میں منعقد محفل میلاد میں بھی ہمیں شرکت کرنا تھی۔ ہم کار پے سوار ہو کر جب واپس چلے تو اب رُت بدل چکی تھی۔ رات کو دیکھ کر روشنیاں شوخ ہو گئی تھیں۔ صرف بڑی شاہراہیں ہی نہیں بلکہ چھوٹے چھوٹے محلات پر بھی لائٹنگ قبضہ جما چکی تھی۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کا بغداد روشنیوں کے سیلاب میں ڈوب چکا تھا۔ امانۃ بغداد (بلدیہ بغداد) نے بڑی عقیدت سے الف لیلوی بغداد کو عروس البلاد بنا دیا تھا۔ بڑی شاہراہوں پر برقی رو کے فوارے فضا میں نصب کر دیئے گئے تھے۔ طویل القامت کھجوریں جنہیں حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ بغداد شریف کی نشانی قرار دیتے ہیں۔ آج کے جشن میلاد کی سرگرمیوں سے کیسے غائب ہو سکتی تھیں۔ وہ سڑک کے دونوں طرف لمبے سلسلے میں دور تک چلی گئی تھیں۔ ان کی ٹہنیوں میں پھیلا ہوا رنگ برنگے قمقموں کا جال ''کھجور ونگ'' کا ایک بہت بڑا شمع بردار جلوس محسوس ہو رہا تھا۔ بعض مرکزی چوکوں میں تو کھجوروں کے چاروں طرف بلبوں کی لڑیاں ایسے لٹکا دی گئیں تھیں جیسے ''قائدین'' کو ہار پہنا دیئے گئے ہوں یا شرکاء نے ہاتھوں میں تسبیحائے ذکر کو لٹکا رکھا ہو۔ اس پے مستزاد یہ کہ بعض شرکاء نے خوبصورت بینر بھی اٹھا رکھے تھے۔ جو اگرچہ وزارت اوقاف والوں نے ہی لٹکائے تھے لیکن اب وہ شاخِ نخیل کی سرگرمیوں کا حصہ تھے۔ بڑے بڑے بینروں پر قرآنی آیات رقم تھیں۔ خصوصاً وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین کے جھنڈے فضاء میں لہرا رہے تھے۔

کئی چوراہوں میں جو بینر آویزاں تھے ان پر یہ تاریخی حقائق نعرہ زن تھے۔

بمولد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم انشق

ایوان کسریٰ و خمدت نارُ المجوس

رسول معظم ﷺ کے میلاد شریف سے کسریٰ کے محل میں دراڑیں آ گئیں اور مجوسیوں کی آگ بجھ گئی۔

کئی تحریروں میں "یوم میلاد" کو امریکہ اسرائیل اوران کے حواریوں کے خلاف تجدید عہد کادن قرار دیا گیا تھا۔ فلسطین اور بیت المقدس کی مناسبت سے بھی نعرے درج تھے۔ خصوصاً ایک بینر کو دیکھ کر دل کی کلی کھل اٹھی۔

زھرا الکون فالربیع ورود

حیث فیہ محمد مولود

پوری کائنات حسین وجمیل ہوگئی' موسم بہار پھولوں سے بھر گیا اس لئے کہ اس موسم میں حضرت محمد ﷺ پیدا ہوئے ہیں۔

کئی بینرز جو وزارت اوقاف کی طرف سے آویزاں کئے گئے تھے۔ ان پر لکھا تھا:

ان الحملة الامانية الوطنية الكبرىٰ التى يقودها السيد الرئيس صدام حسين تستمد قوتها من نور الايمان المحمدى

وہ عظیم ایمانی اور قومی تحریک جس کی قیادت صدر صدام حسین کر رہے ہیں اس کی قوت کا محور مصطفوی ایمان کا نور ہے۔

جب ہماری گاڑی شارع جمہوریہ پر پہنچی تو وزارت تجارت' وزارت مال اور بلدیہ بغداد کی عمارات اپنے پورے بناؤ سنگھار کے ساتھ "جشن میلاد شریف" منانے میں شریک تھیں۔ تھوڑا سا آگے ہوئے تو کھجوروں کے جھنڈے سے چھن چھن کر دربار غوثیہ کے انوار نظر آنے لگے۔ جب ہم شہنشاہ بغداد رحمۃ اللہ علیہ کے دربار فیض بار پر پہنچے تو جامع گیلانیہ کے اندر بڑا جلسہ منعقد تھا۔ عربی شعراء اپنے اپنے قصائد پیش کر رہے تھے۔ تقاریر میں آقائے نامدار کی ولادت کے واقعات اور فضائل حسنہ بیان کئے گئے۔ دربار شریف کے احاطے میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر مختلف مشائخ کے اپنے اپنے حلقے بنے ہوئے تھے۔ جن میں وہ دفوف کے ساتھ متبرک قصائد پڑھ رہے تھے۔ ان کے مخصوص انداز اتنے وجد آفرین تھے کہ لوگ غش کھا کھا کر گر رہے تھے۔ بعض حلقوں نے اپنے علیحدہ علیحدہ سپیکر بھی لگائے ہوئے تھے۔

استقبال شہ کونین ﷺ

درگاہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ایک کونے سے اچانک ایک ٹولی نے وہی صدا بلند کی جو کبھی اہل مدینہ نے سید عالم ﷺ کے مدینہ شریف پہنچنے پر استقبال میں بلند کی تھی۔ یہ آواز کانوں میں گونجنے لگی۔

طلع البدر علینا　　　　من ثنیۃ الوداع

ہم پر وداع کی گھاٹی سے چودھویں کا چاند طلوع ہوا۔

وجب الشکر علینا　　　　ما دعا للہ داع

جب تک کوئی اللہ تعالیٰ کی راہ حق کی طرف دعوت دے ہم پر شکر واجب ہے۔

ایھا المبعوث فینا　　　　جت بالأمر المطاع

اے ہم میں مبعوث کئے گئے' آپ اطاعت کیا گیا امر لے کر آئے ہیں۔

جئت شرفت المدینہ　　　　جئت بخیر البقاع

آپ تشریف لائے تو آپ نے مدینہ منورہ کو شرافت بخشی ہے آپ روئے زمین کی بہترین جگہ پر تشریف لائے ہیں۔

ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ یہ پر کیف آواز خون میں منحل ہوگئی ہے اور پورے جسم میں گردش کرنے لگی ہے۔ بارش تسکین دل کھول کر برسی سحاب سرور کی آنکھیں کافی دیر تک گریاں رہیں اور حدائق ایمان مسلسل مسکراتے رہے۔ حاضرین سے کھچا کھچ بھرے ہوئے دربار عالیہ میں عرب اپنے رسول ﷺ پر فخر کرتے ہوئے جھوم رہے تھے۔ عشاق رسول ﷺ کی وجد آفریں آہیں گنبد غوثیہ کو چوم کر گنبد خضریٰ کا رُخ کر رہی تھیں۔

ایک مسرور کن نغمہ

میری قوت سماعت آج بھی اس آواز کی لذت کی تلاش میں فضاؤں کے دامن کھنگالتی ہے جو مجھے بالائی منزل کے برآمدے سے آئی۔ وہاں پہ شیخ جمال کا حلقہ تھا۔ سپیکر میں گونجنے والی ایک سادہ آواز نے قدیم عربی تہذیب کے خیموں میں بیٹھے ہوئے عشاق رسول ﷺ کی سخن سازیوں اور انجمن آرائیوں تک پہنچا دیا۔ چشم تصور اس امر پر

مجبور ہوگئی کہ یہ سمجھ لیا جائے کہ یہ صفہ کے ان خاک نشینوں کی صدا ہے۔ جو بہار اسلام کے پہلے پھول اور قرآن کے اولین مخاطب تھے۔ خصوصاً اس ساعت کے زاویہ بیان کی آواز ہو جب ان کی آنکھیں کوثر جمال خداوندی کے دیدار کے کٹورے بھر رہی ہوں۔

کاش قلم کی زباں ہوتی تو میں بغداد شریف کی فضاؤں میں گھل مل جانے والی اس آواز کے اتار چڑھاؤ ادا کرنے کی کوشش کرتا۔ تصور میں اتنی رعنائی بھی نہیں کہ ہوا کی کیاریوں سے اس آواز کو جڑوں سمیت کھود کر تمہارے سامنے رکھ دوں۔ ہاں اتنا ہے کہ میرے کانوں نے اسی گونجتی ہوئی آواز سے جو لفظ چن کر گلدستہ یاداشت میں سجا دیئے تھے۔ وہ یہ ہیں۔

یا رسول اللہ یاجدالحسین کن شفیعی یا امام الحرمین

اے اللہ کے رسول ﷺ، اے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے نانا جان، امام الحرمین، قیامت کے دن میری شفاعت کرنا۔

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ کے سائے تلے محفل میلاد

ابھی ہمیں تھوڑی دیر بعد اعظمیہ سیکٹر بھی جانا تھا۔ اس لئے کہ ترکوں کے عہد حکومت سے یہ روایت چلی آرہی ہے کہ اس رات کو "میلاد النبی ﷺ" کی سب سے بڑی محفل دجلہ کی جسر الائمہ کے ساتھ امام الائمہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر انوار کے سائے میں جامع ابی حنیفہ میں ہوا کرتی ہے۔ اب تو مخصوص حالات کی وجہ سے دوسرے شہروں کے جلوس بغداد شریف نہیں پہنچتے۔ پہلے تو بغداد شریف کے قریبی شہروں فلوجہ، رمادی، دیالی وغیرہ سے جلوس اعظمیہ (بغداد) میں پہنچتے تھے۔ ہر شہر کے مفتی اعظم جلوس کی قیادت اور مرکزی کانفرنس میں اپنے شہر کی نمائندگی کرتے تھے۔ گذشتہ سالوں کی عید میلاد کی رپورٹس جو رسائل کی صورت میں شائع ہوئی ہیں۔ ان میں یہ تمام مناظر پیش کئے گئے ہیں۔ بلکہ سلطنت عثمانیہ کے تمام اہم فیصلے بھی اسی رات کو اعظمیہ میں بارگاہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ میں کئے جاتے تھے جن میں حاکم وقت اور اس کے وزراء شریک ہوتے تھے۔ میلاد شریف کی مبارک روایت اور مستحسن عمل کو آج تک زندہ رکھا گیا

ہے۔ ''مرکزی سرکاری میلاد مصطفیٰ علیہ ﷺ کانفرنس'' اسی جگہ منعقد ہوتی ہے خصوصاً موجودہ عراقی صدر صدام حسین نے اس مرکزی محفل کے مزید اہتمام کیلئے جامع حضرت ابی حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ایک وسیع پنڈال کی تعمیر اور آرائش وزیبائش کا کام مکمل کروایا ہے۔ حضرۃ اعظمیہ کے مرکزی گیٹ کے ساتھ پیتل کی بڑی تختی پر کندہ ہے کہ ''یہ پنڈال عید میلاد النبی ﷺ کی تقریبات کیلئے صدر صدام حسین کے حکم پر وزارت اوقاف نے تعمیر کروایا ہے''۔

رات تقریباً گیارہ بجے کے قریب راقم اور حافظ عبدالخالق نے اعظمیہ کا رخ کیا۔ ہماری کار ''ساحۃ عنتر'' سے آگے نہ جاسکی اس لئے کہ ہجوم کی وجہ سے جامع ابی حنفیہ سے تقریباً ایک میل دور ہی روڈ بلاک کر دیئے گئے تھے۔ ہم پھر پیدل چلنے لگے۔ سامنے عاشقان رسول ﷺ کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ وہ قوم جس نے آٹھ سالہ ایران، عراق جنگ کی گرمیوں اور امریکہ اور اس کے حواریوں کے چالیس دن کے تابڑ توڑ حملے برداشت کئے تھے جشن میلاد میں ہشاش بشاش نظر آ رہی تھی۔ عید میلاد نے انہیں پانچ سالہ اقتصادی اور معاشی بائیکاٹ کی تلخیاں بھی بھلا رکھی تھیں ہر آدمی کے افق پر محبت رسول ﷺ کا چاند طلوع کر آیا تھا۔ بڑی محفل کے علاوہ دکانوں کے آگے اور چوکوں میں چھوٹی چھوٹی محافل بھی منعقد تھیں۔ عوام کے ریلے ہاتھوں میں شمعیں اٹھائے خوشیوں میں مسرور تھے۔ ہمیں اعظمیہ سیکٹر کے کچھ دوستوں نے پیچھے ہی ٹھہر جانے کا مشورہ دیا کیونکہ بھیڑ بہت تھی مگر ہم مسلسل بڑھتے رہے یہاں تک کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مقدس نظر آنے لگا۔

مناظر اعظمیہ اور تقاریب عید

جشن میلاد کی خاطر حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا گنبد اور جامع مسجد کی عمارت ایسے دلکش انداز سے سجائی گئی تھی کہ سلطان محمد غزنوی کی جامع ''عروس الفلک'' کی تصویر ذہن میں اُبھر آئی ساتھ ہی معہد الائمہ اور جمعیت القراء کی عمارات بھی روشن تھیں۔ مسجد کے پیش منظر پر آویزاں کئے گئے دو بڑے بڑے بینروں پر سید عالم، نور مجسم

ﷺ کا شجرہ نسب بڑے جلی حروف میں لکھا گیا تھا۔

دربار حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے زیر سایہ منعقد اس ''سالانہ مرکزی محفل میلاد'' میں عراق کے علماء و مشائخ کی ایک بڑی تعداد کے علاوہ وزراء مملکت، حکمران پارٹی کے عہدیداران اور مسلح افواج کے کمانڈروں نے شرکت کی۔ محفل کے اختتام پر پنڈال میں مشائخ جابجا اپنے حلقے بنائے ہوئے تھے۔ نعت خوانی اور حلقہ ہائے ذکر نماز فجر تک جاری رہے۔ ہر شیخ طریقت سبز رنگ کے ایک بڑے پرچم کے زیر سایہ اپنے متعلقین کے حلقہ کی راہنمائی فرما رہے تھے۔

موئے مبارک کی زیارت

پرانی روایت کے مطابق شب ولادت میں بڑے اہتمام سے مزار امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر فخر انبیاء و رسل حضور ﷺ کے موئے مبارک کی زیارت کروائی جاتی ہے۔ یہ مبارک عمل تقاریب میلاد شریف کا ایک اہم حصہ ہے۔ یہ موئے مبارک جامع ابی حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خاص حصے میں وزارت اوقاف کی نگرانی میں محفوظ کیا گیا ہے۔ سال میں صرف ایک بار اس کی زیارت کروائی جاتی ہے اور عہد قدیم سے اس کیلئے یہی رات مختص کی گئی ہے۔ ہم نے بھی اس سعادت سے بہرہ ور ہونے کیلئے مصمم ارادہ کیا ہوا تھا۔ عوام کا جم غفیر تھا زائرین کو جامع ابی حنفیہ کے مرکزی ہال کے بائیں جانب، واقع دروازے سے جو قبلہ کی سمت میں ہے اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی مرقد پرانوار کی طرف کھلتا ہے، داخل کیا جا رہا تھا۔ زائرین پہلے مرقد انور کے پاس کھڑے ہو کر فاتحہ شریف پڑھتے یہاں تک کہ قطار میں سرکتے سرکتے وہ اس دروازے تک پہنچتے جو دربار عالیہ کا معمول کے مطابق آمد و رفت کا دروازہ ہے اور چھوٹے سے کمرے کی وساطت سے مسجد کے بغلی ہال میں کھل جاتا ہے۔ مزار شریف اور مسجد کے دوسرے ہال کے درمیان نہایت خوبصورت چھوٹے سے کمرے میں جامع اعظمیہ کے خطیب موئے مبارک کو اٹھائے زائرین کو زیارت کروا رہے تھے۔ موئے مبارک نہایت اعلیٰ قسم کے شیشے کے ایک باکس میں رکھا گیا تھا۔ میں اور میرے دوست حافظ عبدالخالق جلد ہی

مرکزی ہال سے مزار پرانوار کے دروازے پر پہنچ گئے۔ یہ تصور بار بار روح کو تسکین بخش رہا تھا کہ ہم ایک ایسی ڈالی کو دیکھنے والے ہیں جس نے گلبن رحمت سے کئی سالوں تک رگ جاں کو سیراب کیا ہوگا۔ یہ یا تو اس لیلۃ القدر کا ایک حصہ ہوگا جس کے بارے میں امام اہلسنّت شاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا۔

لیلۃ القدر میں مطلع الفجر حق   مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام
وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا   لکہ ابر رافت پہ لاکھوں سلام

یا پھر یہ اس نہر کے کنارے اگا ہے جس کی تصویر فاضل بریلی نے یوں کھینچی ہے۔

خط کی گرد دھن وہ دل آراء پھبن   سبزۂ نہر رحمت پہ لاکھوں سلام
ریش خوش معتدل مرہم ریش دل   ھالۂ ماہ ندرت پہ لاکھوں سلام

اہتمام زیارت کے پس منظر میں ایک عندلیب شوق یہ نغمہ بھی الاپ رہا تھا (جیسے یوں کہہ رہا ہو) کہ دور سے "الغرض ان کے ہر مو پہ لاکھوں درود" کہنے والے ابھی تھوڑی دیر بعد پاس کھڑے ہو کر سلام کہہ لینا۔

چنانچہ ہم تھوڑی ہی دیر بعد اپنے عظیم امام کے قدموں میں کھڑے تھے۔ فاتحہ شریف پڑھی اور کاروان الفت ہمیں لئے اس دروازے پر پہنچ گیا۔ جہاں مزرع نور کی شاخ مرجع خاص وعام بنی ہوئی تھی۔ خطیب محترم نے ہماری کافی رعایت فرمائی مگر دو تین بات زیارت کرنے سے بھی چشم تمنا سیر نہیں تھی اور اس تصور نے مزید مٹھاس بھر دی کہ یہ وہ مقدس بال ہے جسے یداللہ فوق ایدیھم کے اعزاز والے ہاتھ سنوارتے ہوں گے کیف وسرور کے ان لمحات کا ہی یہ تذکرہ ہے۔

بھینی خوشبو سے مہک جاتی ہیں گلیاں واللہ
کیسے پھولوں میں بسائے ہیں تمہارے گیسو
شانہ ہے پنجۂ قدرت تیرے بالوں کیلئے
کیسے ہاتھوں نے شہا تیرے سنوارے گیسو

زیارت کے دوران عربوں کے جذبات دیدنی تھے۔ وہ میلاد شریف کے حوالے سے نعرے بھی لگا رہے تھے زیارت بھی کر رہے تھے ایسے ہی پر کیف مناظر رمضان المبارک کی اٹھائیسویں شب کو دیکھنے میں آئے جب دربار حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ میں موئے مبارک کی زیارت کروائی گئی تھی۔ دربار غوثیہ میں وزارت اوقاف کی نگرانی میں آقائے نامدار احمد مختار ﷺ کے چار موہائے مبارک رکھے گئے ہیں اور ہر سال اٹھائیسویں رمضان المبارک کو زیارت کروائی جاتی ہے۔ بندہ کو مذکورہ رات میں انیس مرتبہ موہائے مبارک کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ عشاق رسول ﷺ شیشے کے اس گلوب کو چوم کر آنکھوں سے لگا رہے تھے۔ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر کھڑے ہوئے عشاق آنکھیں بند کر کے موہائے مبارک کی طرف رخ کیئے ہوئے سادہ عربی لہجے میں پڑھ رہے تھے۔

"الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ"

اور دور دور سے یہ نعرے سنائی دے رہے تھے "صلوا علی نور عرش اللہ محمد" اور علیہ ﷺ پڑھ کر حاضرین جواب دے رہے تھے۔ اشکوں کی نہ تھمنے والی برسات میں رات گئے تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ آخر جب آئندہ رمضان المبارک تک موہائے مبارک کی زیارت بند کی جانے لگی تو درگاہ قادریہ کے ہال چیخوں سے گونج اٹھے اور کئی لوگ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

عراق میں مخصوص تبرکات کی زیارت مقررہ ایام میں کرائی جاتی ہے۔ سرور کائنات روح عالم ﷺ کا مصلیٰ جو آپ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ہجرت حبشہ کے بعد مدینہ شریف پہنچنے پر بطور تحفہ دیا تھا۔ شمالی عراق کے مشہور شہر "کرکوک" میں محفوظ ہے جس کی زیارت اب صرف ایام عید کو ہی کرائی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ محدث ابن جوزی نے مصلیٰ کی پوری سند بھی تحریر کی ہے۔ آج بھی یہ مبارک مصلیٰ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہی بعض حضرات کے پاس محفوظ ہے۔

ہم رات کے آخری حصے میں اعظمیہ سے باب الشیخ دربار غوثیہ میں پہنچے کیونکہ

ہمیں ہنگام سحر ایک محفل میلاد کا انعقاد کرنا تھا۔

صبح شب ولادت اور درگاہ غوثیہ میں محفل میلاد

مجلس منتظمہ:

اگرچہ دربار حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور جامع گیلانیہ میں کئی محافل میلاد کا انعقاد کیا گیا۔ ۱۲ ربیع الاول شریف کی رات بھی بعد از نماز عشاء وزارت اوقاف کی طرف سے عظیم الشان محفل میلاد کا انعقاد کیا گیا تھا۔ لیکن شب ولادت کے مبارک ترین لحات میں جمع گیلانیہ کے ایک بڑے حال میں محفل کے انعقاد کی اجازت ہم نے حاصل کر رکھی تھی اور اس کی دعوت کو عام کر دیا گیا تھا۔ اس محفل کا اہتمام عراق میں مقیم پاکستانی حضرات خصوصاً پاکستانی طلباء اور انڈین طلباء نے کیا تھا۔ پروگرام عربی اور اُردو ہر زبانوں میں رکھا گیا تھا۔ اس سے قبل ۲۵ صفر المظفر کو یوم اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے موقع پر سیمینار کی تمام کاروائی عربی میں ہی ہوئی تھی۔ لیکن اب چند پاکستانیوں کے اصرار پر اُردو کو بھی پروگرام میں داخل کیا گیا تھا۔

عنوانات عقیدت وتعبیرات محبت

دربار عالیہ کی قلعہ نما عمارت جہاں رنگا رنگ قمقموں سے آراستہ تھی وہاں بینروں کی ایک بڑی تعداد بھی جذب و مستی کی ترجمانی کر رہی تھی۔ بالائی منزل پر ایک نہایت واضح دکھائی دینے والے بینر پر یہ شعر لکھا تھا۔

نورک الکل والوریٰ اجزاء　　　یا نبیاً من جندہٖ الانبیاء

محبوب آپ کا نور کل ہے اور مخلوق اس کے اجزاء ہیں اے ایسے ذیشاں نبی کہ تمام انبیاء کرام علیٰ نبینا وعلیہم السلام آپ کے لشکری ہیں۔

مرکزی ہال کے ساتھ یہ بینر لٹکایا گیا تھا۔

طفل مع الیتم تھتزلہ العروش　　　وھو ابن مھد رضیع غیر منفطم

ایسا ذیشاں بچہ کہ اس کے یتیم ہونے کے باوجود اس کی ہیبت سے بادشاہوں کے تخت کانپنے لگے حالانکہ وہ ابھی پنگھوڑے میں شیر خوار ہے کہ مدت رضاعت بھی پوری

نہیں ہوئی۔

چند مرکزی مقامات پر کلمہ طیبہ اور آیات قرآنیہ آویزاں کی گئی تھیں اور بعثت نبوی کے متعلق مشہور احادیث بھی آویزاں کی گئی تھیں۔

قصیدہ بردہ کے اشعار بھی نہایت حسیں رسم الخط میں نظر آ رہے تھے۔ خط رقاع میں لکھے یہ دونوں شعر اور ان کا منظراب تک پیش نظر ہے۔

محمد تاج رسل الله قاطبة

محمد صادق الاقوال والکلم

حضرت محمد ﷺ تمام رسولوں کے تاج ہیں، آپ سچے اقوال اور سچی گفتگو والے ہیں۔

محمد سید طابت مناقبه　　　محمد صاغه الرحمن بالنعم

حضرت محمد ﷺ ایسے سردار ہیں جن کے مناقب نے حسن و جمال پایا ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے نعمتوں کے سانچے میں ڈھالا ہے۔

حضور ﷺ کے حسن و جمال کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے یہ بینر آویزاں تھا۔

انت الذی من نوره اکبر اکتسیٰ

والشمس مشرقة بنوربها کا

اے محبوب ﷺ آپ ہی وہ شخصیت ہیں کہ جن کے نور سے چودھویں کے چاند نے لباس پہنا ہے اور سورج آپ کے نور حسن کی جھلک سے روشنی بکھیرتا ہے۔

مقررہ وقت پر سحر ہوتے ہی مقدس تقریب کا آغاز ہوا۔ حافظ عبدالخالق (گولڈ میڈلسٹ) تقریب کی نقابت کر رہے تھے۔ راقم اعظمیہ سے واپس آنے کے بعد دربار عالیہ میں واقع اپنے حجرے میں کچھ وقت لیٹا اتنے میں وہ صبح آ گئی جس کے بارے میں مولانا حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔

”پرنور ہے زمانہ صبح شب ولادت“

جب میں اپنے حجرہ سے باہر آیا تو احاطہ درگاہ کے زاویوں میں ہوا کے جھونکے مسکرا

مسکرا کر گلے مل رہے تھے۔ صرف مجھ سے ہی نہیں بلکہ ان کا یہ عید ملن پروگرام ہر آنے والے کیلئے تھا۔

عجیب رنگ

اجتماع میں شریک لوگ سید عالم ﷺ کے دائرہ نبوت کی وسعت کا بین ثبوت تھے کیونکہ عربی، کردی، سوڈانی، مصری، سری لنکن، بنگالی، انڈین اور پاکستانی اپنے رنگ ونسل اور علاقیت کے تصورات کو مسترد کر کے محبت رسول ﷺ کی ایک ہی تسبیح کے دانے بنے ہوئے تھے اور اپنے عظیم رسول ﷺ کی محبت کے ترانے گا رہے تھے۔ سری لنکا کے قاری محمد اکرم لتی نے تلاوت قرآن مجید کا شرف حاصل کیا۔ بھارت کے مولانا احمد رضا نورانی اور بنگال کے مولانا محمد حبیب اللہ نے دربار رسالت میں گلہائے عقیدت پیش کئے۔ بھارت کے مولانا معراج الحق علیمی نے بھی محسن انسانیت ﷺ کو خراج تحسین پیش کیا۔ محفل اپنے پورے جوبن پر پہنچی ہوئی تھی۔ اب جامع گیلانیہ کی طویل القامت کھڑکیوں کے شفاف شیشوں سے صبح بہاراں کی سفیدی اندر جھانکنے لگی جو کہ پہلے صرف آفاق پہ قبضہ جمائے ہوئے تھی۔ اتنے میں سٹیج سیکرٹری نے مجھے دعوت خطاب دی۔ مجھے پہلے اُردو میں اور پھر عربی میں تقریر کرنے کو کہا گیا' میں جب اپنی اُردو تقریر ''میلاد شریف فضائل و دلائل کی روشنی میں'' سے فارغ ہوا اور میں نے اُردو میں کی گئی گفتگو کو عربی میں پیش کرنا چاہا تو اچانک میری آنکھوں کو اپنا ہدف بدلنا پڑا۔ وہ لوگ جو اس سے قبل آنکھیں کھولے صرف میری طرف دیکھے جا رہے تھے اب وہ میرے ساتھ ربط تفہیم میں منسلک ہو گئے اور انہوں نے اپنے ساکن سروں میں تحریک پیدا کر دی۔ میں نے جب مختصر خطبے کے بعد یہ چند اشعار پڑھے تو عرب سامعین کی طبیعتیں مسکرا اٹھیں۔ وہ اشعار کچھ یوں تھے۔

ولد الهدى فالكائنات ضياء   وفم الزمان تبسم وثناء

رشد و ہدایت کی جلوہ گری ہوئی پس کائنات روشنی ہو گئی' اور زمانے کے لبوں پہ مسکراہٹ اور تعریف ہے۔

يوم يتيه على الزمان صباحه   ومساده بمحمد وضاء

یہ وہ دن ہے جس کی صبح زمانے پر فخر کناں ہے اور اس کی شام محمد ﷺ کی وجہ سے حسین ہے۔

ذعرت عروش الظالمین فزلزلت　　وعلت علی تیجانھم اصداء

ظالموں کے تخت خوفزدہ ہو کر ڈگمگا پڑے اور ان کے تاج زنگ آلودہ ہو گئے

محبتوں سے مہکتی ہوئی اس محفل سے جامع گیلانیہ کے در و دیوار ذکر میلاد کی صداؤں سے گونج رہے تھے۔ اجتماع میں کافی عرب مشائخ بھی تھے۔

اجتماع میں Arabic Institute کے اساتذہ بھی تھے۔ مجھے تفصیلاً گفتگو کیلئے کہا گیا تھا۔ چنانچہ میں نے اپنے موضوع کے حوالے سے گفتگو مکمل کی۔ زماں و مکاں کی خصوصیت نے محفل کو Inspire کیا تھا۔ پھر کچھ عرب احباب نے نغمہ سرائی کی اور آخر میں شرکاء محفل کھڑے ہو گئے۔ پہلے ''مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام'' پڑھا گیا اور بعد میں ''یا نبی سلام علیک'' پیش کیا گیا اور میلاد ابن عربی کے وہ اشعار پڑھے گئے جو کبھی کبھی قائد اہلسنت مولانا شاہ احمد نورانی زید مجدہ پڑھتے ہیں۔

اشرق البدر علینا　　فاختفت منہ البدور

مثل حسنک ما راینا　　قط یا وجہ السرور

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

انت شمس انت بدر　　انت نور فوق نور

انت اکسیر وغالی　　انت مصباح الصدور

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

یا حبیبی یا محمد　　یا عروس الخافقین

یا مؤید یا ممجد　　یا امام القبلتین

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

من رای وجھک یسعد　　یا کریم الوالدین

حوضک الصافی المبرد　　وردنا یوم النشور

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

پھر ختم شریف پڑھا گیا اور دعا مانگی گئی۔ نہایت تزک و احتشام سے محفل کا اختتام ہوا' بعض عربی لوگ مذکورہ اشعار کو "مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام" کا ترجمہ سمجھ رہے تھے۔

تقسیم لنگر شریف

اس پروگرام میں اگرچہ کئی احباب نے حصہ لیا تھا۔ خصوصی طور پر عراق میں پاکستانی Embassy کے بعض افسران نے دلچسپی لی تھی مگر اس تمام پروگرام کے روح رواں دربار غوثیہ کے ایک دیرینہ خادم سید محمد قاسم تھے۔ جنہیں سید ابوالقاسم کہا جاتا ہے۔ وہ نہایت مخلص دوست ہیں۔ حیدر آباد دکن سے ان کا تعلق ہے۔ انہوں نے شرکاء محفل کیلئے لنگر کا بہترین انتظام کیا ہوا تھا۔ کھجور کے حلوہ کے علاوہ بہترین بریانی بھی شرکاء کو کھلائی گئی۔ لنگر کا بندوبست احاطہ دربار شریف میں زمینی فلور کے ایک ہال میں تھا۔ لنگر شریف کے بعد ہم نے اپنے مہمانوں کو الوداع کیا۔ دن کو عراق کے اطراف و اکناف سے مختلف بڑے بڑے وفود مقدس دن کی مناسبت سے دربار حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر حاضری دینے کیلئے آتے رہے۔

جامع خطاب میں محفل میلاد

اعظمیہ سیکٹر میں واقع "جامع خطاب" میں مجھے خطاب کیلئے جامع کے خطیب شیخ عمر الدباغی نے دعوت دی تھی۔ شیخ عمر کے قول کے مطابق یہ مسجد حضرت امام جلال الدین سیوطی کی رہائش گاہ کی جگہ بنائی گئی ہے۔ چنانچہ معینہ دن شیخ عمار محمود جاسم مجھے جامع خطاب لے گئے۔ وہاں محفل کے عریف نے مجھے بہت متاثر کیا۔ وہ اعظمیہ کے معہد الائمہ کے فارغ التحصیل تھے۔ نوجوان عرب مقررین کے تیز اور گونج دار انداز میں میلاد شریف کے اثبات پر انہوں نے واقعہ ابولہب بیان کرتے ہوئے حافظ ابن ناصر الدین دمشقی کے یہ اشعار پڑھے۔

اذا کان ھذا کافر جاء ذمه
تبت یداه فی الجحیم مخلدا

جب ابولہب کافر ہے قرآن مجید میں تبت یدا ابی لھب سے اس کی مذمت آئی ہے اس کو ہمیشہ کیلئے جہنمی قرار دیا گیا ہے۔

اتی انہ فی لیلۃ الاثنین دائما　　یخفف عنہ للسرور با حمدا

اس کے بارے میں یہ آیا ہے کہ ہر پیر کے دن اس سے سید عالم ﷺ کے میلاد پر خوشی منانے کی وجہ سے عذاب ہلکا کیا جاتا ہے۔

فما الظن بالعبد الذی طول دھرہ　　باحمد مسرورا ومات موحدا

پس تمہارا کیا گمان ہے اس بندۂ خدا کے بارے میں جو پوری زندگی سید عالم ﷺ کے میلاد کی خوشی مناتا رہا اور حالت ایمان میں دنیا سے گیا۔

میلاد شریف کی اس روحانی محفل میں جب ایک صاحب سامعین سے حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ پر درود وسلام پڑھنے کی اپیل کرنے لگے تو یوں گویا ہوئے۔

(۱)　الا یاایھا الاخوان صلوا سلموا علی المصطفیٰ فی کل وقت وساعۃ

اے بھائیو! حضرت محمد ﷺ پر ہر گھڑی درود وسلام پڑھا کرو۔

(۲)　فان الصلوٰۃ علی الھاشمی محمد تنجی من اھوال یوم القیامہ

کیونکہ آپ کی ذات اقدس پر پڑھا گیا درود وسلام روز قیامت کے خوف وخطر سے محفوظ رکھے گا۔

اس تقریب میں مجھے عراقی عوام کی آزادی بیت المقدس اور بازیابی فلسطین کے بارے میں تڑپ کا کچھ اندازہ بھی ہوسکا کیونکہ جب شیخ اعظمی نے اپنے مخصوص انداز میں مسلمانوں کی بے حسی اور اسرائیل کی عیاری کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اہل عراق ہی بالآخر فلسطین کی آزادی کا اہم کردار ہوں گے تو سامعین کے جذبات مچل اٹھے اور چہرے کھل پڑے۔ شیخ اعظمی قرآن مجید کی سورہ بنی اسرائیل کی یہ آیت مبارکہ ثم رددنا لکم الکرۃ علیھم (آیت ۶) سے استشہاد کرتے ہوئے اس کے تحت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول پیش کررہے تھے کہ فلسطین کی آزادی اور قبلہ اول کی بازیابی

کا عظیم کارنامہ اہل عراق سرانجام دیں گے۔ جلسہ گاہ کے ہر ایک بینر پر تاریخی مقولہ درج تھا۔

نحن اهل العراق من حاربنا حاربنا

ہم عراقی ہیں جس نے ہم سے جنگ کی وہ ہماری وجہ سے پریشان ہوا۔

جامعہ الزہاوی میں جشن میلاد

جامع الزہاوی مفتی محمد امجد الزہاوی کی طرف منسوب ہے جو اپنے عہد حیات میں یہاں خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ یہ مسجد بغداد کے معروف محلہ ''حی النھال'' میں واقع ہے۔ اس مسجد کے موجودہ خطیب شیخ حکمت صبیح القادری ہیں جو کہ خانوادۂ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے چشم و چراغ ہیں۔ انہوں نے راقم کو جامعہ الزہاوی کے ''سالانہ جشن میلاد'' میں خطاب کیلئے مدعو کیا۔ چنانچہ ۱۵ ربیع الاول بروز بدھ بمطابق ۲۴ اگست بعد از نماز عشاء مذکورہ مسجد میں عظیم الشان اجتماع کا انعقاد ہوا۔ تقریب میں تلاوت کے فوراً بعد خطابات شروع ہو گئے اور نعتیہ قصائد آخر میں پڑھے گئے۔ مجھ سے قبل اور بعد میں بھی عرب مشائخ کے خطابات ہوئے، وہ اپنے اپنے مقالات لکھ کر لائے ہوئے تھے اور نہایت حسین انداز میں انہوں نے اپنے محسن عظیم کے حضور خراج تحسین پیش کیا۔ راقم نے ذہنی طور پر تو اپنی تقریر کی مضمون بندی کی ہوئی تھی مگر لکھ کر نہیں لایا تھا۔

چنانچہ جب مجھے دعوت سخن دی گئی تو سامعین ایک پاکستانی کے عربی بولنے کے اشتیاق میں متوجہ ہوئے اور نسبتاً پہلے سے زیادہ پرجوش نظر آ رہے تھے۔ نقیب محفل خود شیخ حکمت صبیح القادری تھے۔ انہوں نے چند روایتی تعارفی کلمات کے بعد مجھے اور شرکاء جلسہ کو آمنے سامنے کر دیا۔ راقم نے مختصر سا خطبہ ابتدائیہ پڑھا اور موضوع کی مناسبت سے چند اشعار بھی ان کی نذر کیے جو کہ کسی عرب شاعر کا حسین و جمیل گلدستہ عقیدت تھے۔ ملاحظہ ہوں۔

مانا یقول الشعر فی علیائه — من خاطب الرحمن فوق سمائه

شعر ان کی رفعت شان کو کہاں بیان کر سکے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے آسمان

سے ورئی ہم کلام ہوئے۔

الناس فی الدنیا ببعثته اهتدوا والناس یوم البعث تحت لوائه

لوگوں نے دنیا میں آپ کی بعثت سے ہدایت پائی اور قیامت کے دن لوگ آپ کے جھنڈے تلے ہوں گے۔

سل بطن مکه هل رائی کمحمد فیمس ترای متعبداً بحرابه

وادی مکہ سے پوچھئے کیا اس نے حضرت محمد ﷺ جیسا کوئی دیکھا ہے جس انداز میں اس نے آپ کو غار حرا میں عبادت کرتے دیکھا۔

سل الجزیرة کیف ثار محمد تحطم الاصنام تحت حنابه

جزیرہ عرب سے سوال کیجئے سرور کائنات ﷺ نے کیسے انقلاب برپا کیا کہ بتوں کو قدموں تلے روند ڈالا۔

ما العید الاعید احمدانه عیدالوجود بارضه وسمائه

عید میلاد کے علاوہ کوئی عید نہیں ہے کیونکہ یہ ایسی جامع عید ہے کہ زمین و آسمان اور تمام عالم وجود کی عید ہے۔

احسنت، احسنت کی صداؤں میں راقم امیر محفل، مہمانان گرامی اور عمومی اجتماع کی طرف متوجہ ہوا اور قرآن مجید کی آیت قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله جو کہ میں نے خطبہ میں تلاوت کی تھی کے تفسیری نکات کی طرف بڑھتے ہوئے اپنے مدعا پر استدلال کے مقدمات تیار کرنے لگا۔ میں نے طویل وقت تک خطاب کیا مگر سامعین مسلسل حوصلہ افزائی کرتے رہے۔ اس گفتگو کا خلاصہ یہ تھا کہ محبت ایزدی انسان کی زندگی کا مقصد اولین ہے اور اس محبت خداوندی کو قرآن مجید میں اتباع رسول ﷺ پر موقوف کر دیا گیا ہے اور اتباع رسول ﷺ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ محبت رسول ﷺ حاصل نہ ہو۔ لہٰذا اتباع رسول ﷺ کا موقوف علیہ محبت رسول ﷺ ہے اور محبت رسول ﷺ کا موقوف علیہ ذات رسول ﷺ اور ذات رسول ﷺ کا موقوف علیہ اس امت کے لحاظ سے میلاد رسول ﷺ ہے۔ تو بالواسطہ میلاد رسول ﷺ محبت ایزدی،

عبادت خداوندی اور رضاء الٰہی کا موقوف علیہ ٹھہرا۔

لہٰذا میلاد مصطفیٰ ﷺ جو کہ سب سے بڑے مقصد حقیقی کا موقوف علیہ اور شان ایمانیات کی اساس ہے۔ اسکے ذکر کیلئے محافل کا انعقاد کرنا خوشیوں اور مسرتوں کا اظہار کرنا ایک فطری امر ہے اور محبت رسول ﷺ محبت ایزدی کیلئے سبب بنتی ہے۔ بالفاظ دیگر دنیائے ایمان کی ابتداء اسی محبت سے ہوتی ہے اور اس کا کمال اور نقطہ عروج بھی اسی میں مضمر ہے کیونکہ بمقتضائے حدیث جب تک روح کائنات ﷺ کو اپنے والدین' اولاد' تمام لوگوں سے اور اپنے آپ سے بھی محبوب ترین نہ رکھا جائے اس وقت تک ایمان کو کمال حاصل نہیں ہوتا۔ یہی محبت محبوب حقیقی جل جلالہ' کی منازل طے کراتی ہے۔

اجتماع کے آخر میں مخصوص انداز میں قصائد میلاد پڑھے گئے کچھ اشعار بڑی محبت سے بار بار پڑھے جا رہے تھے۔ مثلاً

هذا الحبيب مثله لا يولد	والنور موقد
جبريل نابى فى منصه حسنه	هذا مليح الكون هذا احمد

یہ ایسے محبوب ہیں کہ ان کی مثل نہ کوئی پیدا ہوا ہے نہ ہوگا۔ ان کے رخساروں سے نور کی شعائیں نکلتی ہیں۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے ان کے حسن کی جلوہ گری کے بارے میں صدا دی کہ یہ کائنات میں حسن کی ملاحتوں کے امین ہیں اور یہ احمد ہیں۔

تقریب کے مہمان خصوصی عراق کے نائب صدر عزت ابراہیم کے بیٹے تھے۔ انہوں نے تقاریر پر تبصرہ کرتے ہوئے میلاد شریف منانے کے بارے میں راقم کی دلیل کو بہت واضح دلیل قرار دیا۔ تقریب میں دورہ تحفیظ القرآن کے شرکاء کو انعامات بھی دیئے گئے۔ آخر میں دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی اور بعد میں شیخ حکمت صبیح قادری کی رہائش گاہ پر مہمانوں کی ضیافت کی گئی۔

ایک ناقابل تردید حوالہ

مذکورہ بات پر سامعین کی دلچسپی نے مجھ سے کسی دلیل کا مطالبہ کیا تو میں نے تفسیر ابن کثیر کے حوالے سے یہ حدیث شریف پیش کردی جس کا ترجمہ یہ ہے۔

''حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے تم پر ایک ایسے آدمی کا خطرہ ہے جو قرآن مجید پڑھے گا یہاں تک کہ جب قرآن مجید کی رونق اس پر دکھائی دینے لگے گی۔ اسلام کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہوگا جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا وہ ایسے رہے گا پھر وہ اسلامی لبادے سے باہر نکلے گا۔ اسے اپنی پیٹھ کے پیچھے گرائے گا۔ اپنے پڑوسی پر تلوار سے حملہ کردے گا اور اس پر شرک کا فتویٰ لگائے گا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا نبی اللہ ﷺ ان دونوں میں سے شرک کا مصداق کون ہوگا؟ وہ جو شرک کے ساتھ متہم ہوگا یا وہ شرک کا الزام لگانے والا ہوگا تو سید عالم ﷺ نے فرمایا وہی (مذکورہ نشانیوں والا خطرناک آدمی) شرک کا فتویٰ اوروں پر لگانے والا خود اس کا مصداق ہوگا۔ ابن کثیر نے اس حدیث شریف کی سند کو جید قرار دیا ہے اور اسناد کی ثقاہت پر حضرت امام احمد بن حنبل اور عظیم محدث یحییٰ بن معین جیسے اصحاب حدیث کی تصریح نقل کی ہے۔ فقیر پر تقصیر نے اجتماع کو مخاطب کرتے ہوئے اس مذکورہ خطرناک آدمی کی علامات گنوائیں پھر نجد سے اٹھنے والی اس تحریک اور اس کے بانی کے دعوت وارشاد کے تمام بہروپ اور پھر حرمین شریفین کے مسلمانوں کے خون سے ہاتھ رنگنے کا ذکر کیا بلکہ اہل عراق کو تو خوب یاد ہے جب اس تحریک نے ۱۹۰۱ء میں کربلا شریف میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے مزار شریف پر حملہ کیا عمارت کو نقصان پہنچایا' لوٹ مار کی اور بڑے بھیانک طریقے سے کربلا شریف کی گلیوں کو خون سے رنگیں کیا پھر دوبارہ حملہ آور ہوئے اور عراق کی عقیلی اور عبیدی خاندانوں کی فورسز نے بالآخر اس تحریک کے خلاف فیصلہ کن وار کیا اور ان کے مرکز تک ان کا تعاقب کیا۔

مذکورہ گفتگو سے اجتماع میں مزید ایک تڑپ پیدا ہوئی۔ جب میں اپنی گفتگو کو سمیٹتا ہوا حرف اختتام پر پہنچا تو فوراً شیخ خضر زافر نقشبندی مائیک پر آئے اور انہوں نے پاکستانی علماء مدارس اور پاکستان میں علم دین کی اہمیت کو قابل رشک قرار دیا۔ تقریب کے آخر میں دورہ تحفیظ القرآن کے شرکاء میں انعامات تقسیم کیئے گئے۔ دوسرے چند

حضرات کی طرح بعض انعامات کی تقسیم میرے ذمہ لگائی گئی۔ آخر میں نعتیہ قصیدے پر محفل کا اختتام ہوا۔ تبرک تقسیم ہوا اور ہم کوسٹر پر رات کے پچھلے حصے میں بغداد شریف پہنچ گئے اور بھی کئی تقاریب میلاد شریف میں شرکت کی لیکن طوالت کے خوف سے ان کا ذکر نہیں کر رہا ان میں سے جمعیۃ شبان المسلمین کی تقریب اور بغداد جدیدہ میں شیخ محمد ہاشم کی تقریب بڑی پرکیف تھی۔

سرزمین عراق کا تقاریب میلاد سے گہرا رشتہ

مختلف ادوار و عہد میں اسلامیان عراق عید میلاد النبی ﷺ کی تقاریب بڑے جوش وخروش سے مناتے رہے ہیں۔ اگرچہ روح کائنات ﷺ کے یوم میلاد پر خوشی کا اظہار کرنا تو بہت ہی قدیم دور سے ہے اور ہمیشہ مسلمان اپنے اپنے انداز میں اس خوشی کا اظہار کرتے رہے لیکن اس مسرت کے اظہار کیلئے بڑی بڑی محافل کا انعقاد اور ایک خاص انداز میں تعبیر سرور کا مربوط سلسلہ سرزمین عراق سے شروع ہوا جیسا کہ استاذ محترم مفتی عراق شیخ عبدالکریم محمد المدرس کی تصنیف ''نور اسلام'' میں صراحت ہے۔ نیز ''دنیات الاعیان'' میں ابن خلکان نے لکھا ہے کہ شمالی عراق کے علاقے اردبیل میں جسے آج کل اربیل کہا جاتا ہے (سلطان صلاح الدین ایوبی کے بہنوئی) سلطان مظفر الدین ابوسعید (سلطان اربل) متوفی ۶۳۰ھ نے میلاد شریف کی تقاریب کا سرکاری سطح پر انعقاد کیا پھر ان تقاریب کا دائرہ وسیع ہوتا چلا گیا اور اربیل کے ہر ہر گھر میں ان محافل کا انعقاد ہونے لگا۔ اوراق تاریخ پر کردوں کے عہد قدیم سے ان محافل کا ذکر بڑے حسین انداز میں ملتا ہے۔

میلاد شریف کی محافل کے ساتھ خصوصی تعلق کی وجہ سے عراقی مسلمان صرف ربیع الاول شریف میں ہی نہیں بلکہ خوشی کے دیگر مواقع پر بھی ان محافل کا انعقاد کرتے ہیں اور محفل میلاد کو حصول برکت کا ایک وسیلہ سمجھتے ہیں۔ قائد اہلسنت مولانا شاہ احمد نورانی زید مجدہ تقریباً جب بھی عراق تشریف لے جاتے ہیں تو عراق کے نائب صدر اور عراقی مسلح افواج کے نائب کمانڈر جناب عزت ابراہیم کی رہائش گاہ پر ایک عظیم الشان محفل میلاد کا

انعقاد ہوتا ہے۔

دو خاص باتیں کہ جن کا اہتمام ہمارے ہاں تقریباً نہیں ہوتا ہے اور عراق میں بعض تقاریب میں ان کی طرف خصوصی توجہ دی گئی وہ یہ ہے کہ بعض جلسہ گاہوں اور مساجد کی عمارات پر حضورﷺ کے ننانوے اسماء گرامی خوبصورت کپڑوں پر لکھ کر لٹکائے گئے تھے۔ اس طرح کہ کپڑے کے ایک پیس پر صرف ایک اسم شریف لکھا گیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ سید عالمﷺ کا سلسلہ نسب جہاں تک کتب حدیث شریف میں موجود ہے یہ بڑے بینروں پر لکھ کر آویزاں کیا جاتا ہے۔

الحمدلله وصلى الله عليه وسلم حبيبه محمد و آله واصحابه اجمعين

میلاد النبی ﷺ کی دھوم

ترجمہ: محمد اشرف آصف جلالی

قارئین! حکومتِ دبئی کی وزارتِ اوقاف و مذہبی امور کی جانب سے تمام مساجد میں ۱۱ ربیع الاوّل شریف ۱۳ اپریل کو جمعۃ المبارک میں پڑھے جانے والے عربی خطبہ (خطبہ نمبر ۱۰) کا ترجمہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد کرتا ہوں جو اس کی نعمتوں کے مساوی اور فضل کے برابر ہو۔

اے اللہ تیرے لئے حمد ہے۔ جس طرح کہ تیری ذات کے جلال اور عظیم سلطنت کے شایانِ شاں ہو۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ اسی کیلئے تعریف ہے۔ وہ زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے اور رسول ہیں۔ تمام مخلوقات میں سے اس کے مختار ہیں اور اس کے خلیل ہیں۔ آپ نے پیغام پہنچا دیا' امانت ادا کر دی' امت کی خیر خواہی کی' غم دور کیے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا اور حق ادا کیا یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

اے اللہ! ہمارے سردار! ہمارے نبی اور ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ آپ کی آل' آپ کے اصحاب' تابعین اور قیامت کے دن تک حالتِ ایمان میں ان کے پیروی کرنے والوں پر دُرود و سلام اور برکتیں بھیج۔

اے اللہ کے بندو! میں تمہیں اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔

قرآن مجید میں ہے۔

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ○ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ○

(سورۃ الطلاق ۲، ۳)

''اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کیلئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو''۔

امابعد! ان ایام میں ہم پر اور پورے عالمِ اسلام پر میلادِ رسول ﷺ کا ذکر سایہ فگن ہے۔ وہ رسول عظیم ﷺ کہ جن کا میلاد ایک نئے جہان کا میلاد تھا اور سطح زمین پر انسانی حیات کے عہدِ سعید کا افتتاح تھا۔ ہاں برادرانِ اسلام وہ دِن جس میں آج سے چودہ صدیوں سے زائد عرصہ قبل پیدا ہوئے وہی دِن مستحق ہے کہ اس میں انسانیت اعتزاز اور بلاغت واختصار سے یہ نعرہ لگائے۔

وَلِدَ الْهُدٰى فَالْكَائِنَاتُ ضِيَاءٌ

وَفَمُ الزَّمَانِ تَبَسُّمٌ وَّثَنَاءٌ

''ہدایت کی ولادت ہوئی، پس کائنات روشن ہوگئی اور زمانے کے لب پر تبسم اور تعریف ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو۔ آپ ہی وہ ذات ہیں جنہوں نے انسانیت کے تمام بوجھ اُتارے''۔

قرآن مجید میں ہے۔

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ

هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ (سورۃ الاعراف ۱۵۷)

''وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں۔ وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کیلئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو ان پر تھے اتارے گا تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی بامراد ہوئے''۔

آپ ﷺ کی ولادت پر ہر زمانے کو خوشی کیوں نہ ہو۔ آپ وہ رحمت ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہدیہ کی ہے۔ آپ نعمتِ عام ہیں اور آپ سب سے بڑا احسان ہیں جس نے انسانوں کو حرص و ہوا اور شہوتوں کے بندھن سے آزاد کیا۔ قلوب کو صاف کیا اور انہیں خیر، نیکی اور بھلائی کی طرف مائل کیا۔

قرآن مجید میں ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ (سورۃ آل عمران ۱۶۴)

''بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے''۔

ہاں! یا سیدی یا رسول اللہ ﷺ آپ کا میلاد اُمت اسلام کا میلاد تھا۔ آپ کی اُمت نے آپ ﷺ کی سنت پر چل کر بہت بڑی اسلامی سلطنت قائم کی۔ امت میں یہ استطاعت آئی کہ اس نے اپنا رحمت بھرا سایہ تاریخ پر ڈالا اور اُس نے طویل زمانے تک اثرات کو تمدن پر نقش کیا۔

برادرانِ ایمان! یہ خوشبو والا تہوار لوگوں کو یاد دِلا رہا ہے کہ میلاد النبی ﷺ بہت بڑا احسان تھا جس نے زمانے کی بساطِ جہالت کو سمیٹا اور عزت انسان کو واپس لایا۔

وہ زمانہ کہ جس میں ہر طرف افراتفری اور انتشار تھا۔ اس میں آپ نے اونٹوں کے چرواہوں میں سے دنیا کے لیڈر اور اقوام کے اوتاد بناتے اور چوتھائی صدی سے کم وقت میں آپ نے بہترین اُمت تیار کی جسے لوگوں کی راہنمائی کیلئے ظاہر کیا گیا۔

اے مسلمانانِ عالم! وہ سہانی رات جس کا آسمان بڑا صاف تھا۔ جس کی شام بڑی رقت انگیز تھی اور جس کی ہوا بڑی خوشگوار تھی' اس میں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے انسانیت کی آنکھ کی ٹھنڈک' اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات سے افضل اور اللہ تعالیٰ کے تمام رسولوں کے قائد حضرت محمد ﷺ کو جنم دیا۔

تَجَلَّتْ مَوْلِدُ الْهَادِیْ وَعَمَّتْ
بَشَائِرُهُ الْبَوَادِیْ وَالْقِصَابَا

''ہادی کا میلاد جلوہ فگن ہوا اور اس میلاد کی خوشخبریاں دیہاتوں اور قصبوں میں جو عام ہوئیں''۔

وَاَسْدَتْ لِلْبَرِیَّةِ بِنْتُ وهب
یداً بیضاء طوَّقت الرّقابا

''اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے مخلوق کو سفید ہاتھ عطا کیا کہ جس نے غلاموں کو سہارا دیا۔

لَقَدْ وَلَدَتْهُ وَهَّاجاً مُنِیْرًا
كَمَا تَلِدُ السَّمٰوٰتُ الشِّهَابَا

''حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو اس حال میں جنم دیا کہ آپ روشنیوں کا منبع تھے جیسا کہ آسمان شہابِ ثاقب کو جنم دیتے ہیں''۔

ہاں! رسول اللہ ﷺ کا میلاد غلاموں کی آزادی کا اعلان تھا۔ جس وقت آپ

ﷺ کے چچا ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے اسے آپ ﷺ کی ولادت کی خبر دی تو اُس نے ثویبہ کو آزاد کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ کی ولادت پر اس خوشی کی وجہ سے ہر پیر کو عذاب ہلکا کیا جاتا ہے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب ابولہب مر گیا میں نے اُسے اُس کے مرنے کے ایک سال بعد خواب میں بُرے حال میں دیکھا۔ اُس نے کہا میں نے تمہارے بعد کوئی راحت نہیں پائی مگر یہ ہے کہ مجھ سے ہر پیر کے دِن عذاب ہلکا کر دیا جاتا ہے۔

امام سہیلی نے کہا یہ اس وجہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ پیر کے دِن پیدا ہوئے تھے۔ ثویبہ نے ابولہب کو رسول اللہ ﷺ کی ولادت کی خوشخبری دی تھی اور اُس نے آپ کو آزاد کر دیا۔ کتنا اچھا وہ کلام ہے جو حافظ محمد بن ناصر الدین دمشقی نے اس سلسلہ میں پیش کیا۔

إِذَا كَانَ هٰذَا كَافِراً جَآءَ ذَمُّهُ

وَتَبَّتْ يَدَاهُ فِي الْجَحِيْمِ مُخَلَّدَا

''جب یہ کافر تھا کہ جس کی مذمت آئی ہے اور اس کے دونوں ہاتھ ہلاک ہوگئے درآنحالیکہ وہ جہنم میں ہمیشہ تھے''۔

أتى أنه في يوم الاثنين دائماً

يُخَفَّفُ عَنْهُ لِلسُّرُورِ بِأَحْمَدَا

''اس کے بارے میں حدیث میں آیا ہے کہ اس سے ہمیشہ پیر کے دِن عذاب ہلکا کر دیا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں خوشی کی وجہ سے''۔

فَمَا الظَّنُّ بِالْعَبْدِ الَّذِيْ عَاشَ عُمْرَهُ

بِأَحْمَدَ مَسْرُوْرًا وَمَاتَ مُوَحِّدَا

''پس کیا خیال ہے اس بندے کے بارے میں جس نے ساری زندگی رسول اللہ ﷺ کی خوشی میں گذاری اور حالتِ ایمان میں دنیا سے چل بسا''۔

برادرانِ اسلام! حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جن کا آج ہم میلاد منا رہے ہیں وہ سب سے اونچی چوٹی ہیں اور ایسا آسمان ہیں کہ جن سے اوپر کوئی آسمان نہیں ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات میں سے اعلیٰ اور تمام بندوں سے افضل ہیں۔

حضرتِ واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان اللّٰہَ اصطفٰی مِنْ وُلْدِ ابراھیمَ اسمٰعیلَ واصطفٰی من وُلْدِ اسمٰعیل بنی کنانۃ واصطفٰی من بنی کنانۃ قریشاً واصطفٰی من قُرَیشٍ بنی ھاشم واصطَفَانی من بنی ھاشم ○ (ترمذی باب فضل النبی ﷺ)

''اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کی اولاد میں سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو منتخب کیا' حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں سے بنی کنانہ کو منتخب کیا اور بنی کنانہ میں سے قریش کو منتخب کیا اور قریش میں سے بنی ہاشم کو منتخب کیا اور بنی ہاشم سے مجھے منتخب کیا''۔

رحم کرے اللہ تعالیٰ اس شاعر پہ جس نے یہ کہا۔

وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنِیْ
وَاَکْرَمُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ

''آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت میری آنکھ نے کبھی دیکھا ہی نہیں اور آپ سے زیادہ عزت والا کسی ماں نے جنا ہی نہیں''۔

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ کُلِّ عَیْبٍ
کَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَآءُ

''آپ کو ہر عیب سے پاک پیدا کیا گیا گویا کہ آپ کو یوں پیدا کیا گیا جیسے آپ نے چاہا''۔

برادرانِ اسلام! یہ یاد کتنی بڑی یاد ہے۔ اس سے حاصل ہونے والے سبق کتنے بڑے ہیں اور ہمیں کتنی ضرورت ہے کہ ان اسباق کو عملی جامہ پہنائیں۔

سیدی یارسول اللہ ﷺ

ہمیں کتنی ضرورت ہے کہ ہم نظریے پر ثابت قدمی میں آپ کی ثابت قدمی کی پیروی کریں جب آپ فرما رہے تھے۔ "وَاللّٰهِ لَوْ وَضَعُوا الشَّمْسَ فِیْ یَمِیْنِیْ وَالْقَمَرَ فِیْ یَسَارِیْ عَلٰی اَنْ اَتْرُكَ هٰذَا الْاَمْرَ مَا تَرَكْتُهٗ حَتّٰی یُظْهِرَهٗ اَوْ اَهْلِكَ فِیْهِ ○ (تاریخ طبری ۱/۵۴۵ سیرت ابن ہشام ۱۰۱/۲)

"اللہ کی قسم اگر وہ (مشرکین) سورج میرے دائیں ہاتھ پر رکھ دیں اور چاند میرے بائیں ہاتھ پر کہ میں اس اسلام کو چھوڑ دوں، تو میں یہ نہیں چھوڑوں گا۔ یہاں تک کہ اللہ اس دین کو غالب یا میں اس کیلئے شہید ہو جاؤں گا"۔

سیدی یارسول اللہ ﷺ

ہمارے لئے کتنا لازم ہے کہ ایذا رسانی کرنے والے لوگوں سے ہم عفو درگذر کرنے میں ہم آپ کے نقشِ قدم پر چلیں جب آپ فرما رہے تھے۔ "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ" "اے اللہ میری قوم کو بخش دے کیوں کہ یہ نہیں جانتے۔

سیدی یارسول اللہ ﷺ

ہمارے لئے کتنا ضروری ہے کہ مساوات کی طرف آپ کی دعوت پہ عمل پیرا ہوں جبکہ آپ فرما رہے تھے۔

سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَیْتِ

سلمان ہم میں سے ہے یعنی اہل بیت سے ہے۔

سیدی یارسول اللہ ﷺ

ہمیں کمزوروں کے بارے میں آپ کی وصیت پر کس قدر عمل کی ضرورت ہے جب آپ فرما رہے تھے۔ "هَلْ تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ"۔ (بخاری)

تمہیں صرف تم میں سے کمزوروں کے صدقے رزق دیا جاتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے۔

بھائیو! اس سال میلاد شریف کی تقریب اس حال میں آئی ہے کہ مسلمانوں کو سخت حالات اور بہت سے چیلنجز کا سامنا ہے۔ اس وقت مسلمانوں کا خون بہہ رہا ہے۔ مسلمان بے گھر ہو رہے ہیں اور ظلم وستم کی چکی تلے پس رہے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ میلاد شریف کی برکات اور اس میں جو اسباق اور نصیحتیں ہیں' یہ اُمت کیلئے ان چیلنجز کا مقابلہ کرنے میں معاون ہوں گی۔

ان شاء اللہ تعالیٰ عنقریب مسلم اُمہ کیلئے امید وعمل کے دروازے کھلنے والے ہیں جوانہیں ان اہداف اور منزل کی طرف پہنچائیں گے۔

آخر میں ہمارے لئے اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ ہم اللہ تبارک وتعالیٰ سے دُعا کریں کہ وہ ہمیں اس میلاد سے فائدہ دے اور صاحب میلاد ﷺ کو ہمارے لئے ہماری جانوں' اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب بنائے۔ ہمیں اپنے حفظ وایمان میں رکھے۔ ہمارے لئے اپنے فضل اور رحمت کے دروازے کھول دے۔ ہمارے لئے ہر غم سے رہائی کے اسباب پیدا فرمادے' اور ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ عطا کر دے اور ہمارے لئے عزت اور غلبہ لکھ دے۔ (آمین)

فہرست سی ڈیز

کوڈنمبر	موضوع
1	فہم دین اور ہماری ذمہ داریاں
2	محبت الٰہی اور اسکی چاشنی
3	منصب نبوت اور عقیدہ مومن
4	محاسبہ نفس اور اسکا طریقہ کار
5	فہم زکوٰۃ
6	رسول اللہ ﷺ کی نماز
7	حل مشکلات اور عقیدہ صحابہ
8	گھر کا اسلامی ماحول
9	آداب زبان
10	آیات ختم نبوت
11	تعارف آئمہ اربعہ
12	صراط مستقیم کی روشنی
13	نظام مصطفیٰ ﷺ کی بالادستی
14	اسلام میں دوستی کا معیار اور اسکا طریقہ
15	توحید و شرک (2CD)
16	ہم اور ہمارے عقائد
17	اُسوہ حسنہ اور فیشن پرستی
18	عقیدہ توحید سیمینار (6CD)
19	ترک تقلید کی جاہ کاریاں
20	جہاد اور دہشت گردی میں فرق
21	تصوف اور اسلام
22	حواس نبوی ﷺ
23	جنتی آنکھ
24	اوقات و مصروفیات کا شرعی توازن
25	اسلام کو درپیش چیلنجز کا ادراک
26	مومن کا مقصد حیات
27	سوالات (2005ء) فہم دین کورس (4CD)
28	مفاہیم اسم اللہ تعالیٰ
29	مفاہیم اسم محمد ﷺ
30	روزہ کے اسرار و رموز
31	امتیازات نماز
32	شان رسالت سمجھنے کا ایمانی طریق (2CD)
33	زندگی اور اسکی اقسام
34	خلفائے راشدین سے حضرت علی کی عقیدت
35	ماں کی شان اور امتحان

36	خدمت کا معنی اور مفہوم
37	احادیث ختم نبوت
38	سماجی خدمت کا اسلامی فلسفہ
39	ہاں ہم سنی ہیں (2CD)
40	ورع و پرہیزگاری کے ماڈل
41	طلاق ثلاثہ کی شرعی حیثیت (2CD)
42	نشیمن سے دھواں اٹھتا ہے تم کہتے ہو ساون ہے
43	دختران اسلام کیلئے آئیڈل کردار
44	عہد شباب کا اسلامی فلسفہ
45	کاروباری شراکت کے اسلامی اصول
46	مسئلہ حیات النبی ﷺ
47	تربیت اولاد
48	تقلید سے متعلق شبہات کا ازالہ (2CD)
49	اسلام بمقابلہ یہودیت وعیسائیت
50	اور دل نور ایمان سے جگمگا اٹھا
51	جنہیں دیکھ کے رب مسکرائے
52	مسئلہ حاضر وناظر (3CD)
53	قرآن اور تفکر کائنات
54	تصوف عقیدہ توحید کی معرفت
55	رنج والم سے نجات کا راستہ (2CD)
56	اے غریب الوطن اسلام کے ہم وطنو (2CD)
57	دین میں دنیا کا تصور (2CD)
58	آنکھ کا تقوی
59	اسلام اور تحفظ حقوق
60	آؤ کہ ہمت باندھ لیں
61	اسلام ایک بابرکت دین
62	اسلام ہم سے کیا چاہتا ہے
63	عریانی فحاشی کا وبال
64	اہل ثروت پر غربا کے حقوق
65	صبر کی فضیلت
66	تعلیم وتبلیغ کی برکات
67	وجود باری تعالی
68	سماجی برائیوں کے خلاف جہاد
69	جنتیوں کا رہن سہن
70	قرآن وحدیث اور حل مشکلات
71	عصر حاضر اور دختران اسلام کی ذمہ داریاں (2CD)
72	صحابہ اور عقیدہ اہلسنت
73	برکت اور تبرک کی شرعی حیثیت

74	ایمان کیا ہے؟ (گوجرانوالہ) (2CD)
75	شیطان سے دوستی کیوں
76	ہم سنی کیوں ہیں (چکوال) (2CD)
77	معجزہ معراج اور عقائد اہلسنت (وزیرآباد)
78	مختلف موضوعات، محفل نعت داتا دربار لاہور
79	صحیح عقیدے کا انتخاب
80	مشاہدات حج (2CD)
81	مدارس دینیہ اسلام کے مورچے
82	عظمت مصطفےٰ ﷺ اور سنی مزاج (2CD)
83	گولڈن جوبلی جامعہ نظامیہ شیخوپورہ
84	جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے
85	میرا عقیدہ صحیح عقیدہ ہے (کوٹلی آزاد کشمیر) (2CD)
86	صراط مستقیم کی ایک جھلک (کوٹلی آزاد کشمیر) (2CD)
87	شان صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
88	عصر حاضر اور آداب رسالت کی تحریک
89	عظمت قرآن وصاحب قرآن
90	انٹرویو جیو نیوز۔ زنا
91	صراط مستقیم کنونشن (2CD)
92	دورہ ہانگ کانگ (2CD)
93	عید میلاد النبی ﷺ
94	ندائے یارسول اللہ ﷺ
95	نعرہ رسالت پر اعتراضات کے جوابات (2CD)
96	اسمائے مدینہ
97	صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عشق رسول ﷺ
98	توحید ورسالت (گوجرانوالہ) (2CD)
99	نوازشات رسول ﷺ
100	عروج امت کے اسباب
101	میرے رب سے مجھے محبت ہے
102	رسول اللہ ﷺ کی جسمانی نفاست
103	شان رسالت کی یکتائی
104	یوم الفرقان (2CD)
105	پردہ دختران اسلام کا وقار
106	عزت اور اسکے حصول کا طریقہ کار

نمبر	عنوان
107	قیمتی اوقات اور زرخیز لمحے
108	میوزک خرمن ایمان کیلئے چنگاری
109	جب سچائی خود بولے
110	حق چار یار (2CD)
111	پاکستان اور اہلسنت کا باہمی رشتہ
112	مائیں جب فرمائیں
113	یہود و نصاریٰ سے ہمارا جداگانہ تشخص
114	باپ کی شان اور امتحان
115	دین میں رائے اور تقلید کی گنجائش (2CD)
116	ختم نبوت اور قادیانی کفر
117	شہداء زندہ ہیں (2CD)
118	اعتکاف یادالٰہی میں انہماک (2CD)
119	تحفظ ناموس رسالت ایک فرض ایک قرض (2CD)
120	آئمہ محدثین اور اہل قبور سے استمداد (2CD)
121	خانقاہیں اور لذت اسرار (2CD)
122	میرے لئے اللہ جل جلالہ کافی ہے (2CD)
123	آرڈر پر اشیاء تیار کروانے کے شرعی احکام
124	رگ ملت اور نشتر تعلیم جدید (2CD)
125	جب شان رسالت خود نعرہ زن ہو (2CD)
126	رجوع الی اللہ
127	انسانی حواس کا صحیح استعمال
128	نظام مصطفےٰ ایک مثالی انداز حکمرانی
129	اسلام ہم تیرے ہیں (3CD)
130	سوالات 2007ء فہم دین کورس
131	رمضان قرآن کی روشنی میں/ مقصد صوم
132	عظمت رمضان/ رمضان اور رحمت خداوندی
133	رمضان نیکیوں کا موسم بہار/ رمضان ایک جامع مہینہ
134	روزہ ایک منفرد عبادت/ روزہ اور تقاضائے فطرت
135	روزہ کی حکمتیں/ روزہ دار کے منہ کی خوشبو

136	امت مسلمہ کی عظمت اور اس کے تقاضے
137	روزے کے مسائل/قضاء، کفارہ اور فطرانہ کے احکام
138	رمضان اور سجدہ/ روزہ اور انسان کے احوال
139	رمضان اور اعتکاف/ روزہ اور روزے دار
140	رمضان صبر کا مہینہ/ رمضان اور معمولات نبوی
141	رمضان اور توبہ/ ہمارا روزہ کیسا ہونا چاہیے
142	رمضان اور نزول قرآن/ لیلۃ القدر کی پہچان
143	لیلۃ القدر کی فضیلت قسط نمبر 1,2
144	رمضان اور صدقہ فطر/ رمضان اور امت مسلمہ
145	رمضان کے بعد کی منصوبہ بندی/ الوداع ماہ رمضان
146	صحابہ کا عشق رسول ﷺ قسط نمبر 3
147	محبت الٰہی کے تقاضے
148	محبت رسول کے تقاضے
149	محبت اہلبیت اور اصحاب رسول
150	ایمان و عظمت والدین مصطفے
151	قرآنی تعلیمات کا تسلسل (2CD)
152	سارے جہانوں کی عید
153	نظریہ پاکستان کانفرنس
154	نور مصطفے ﷺ
155	فکر آخرت
156	علوم مصطفے ﷺ
157	امام حسین کے کربلا جانے کے اسباب
158	حدیث نور (2CD)
159	معراج اور عقائد
160	عقیدہ کی اہمیت اور حفاظت کیوں ضروری ہے
161	
162	شان کنزالایمان (کراچی) (2CD)
163	ہم سنی ہیں شیعہ نہیں (4CD)
164	اسلام میں روحانیت کا مقام (2CD)
165	قرآن پاک کی آفاقیت (3CD)
166	حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات (2CD)
167	سنی ہی سچے ہیں (2cd) بادامی باغ
168	غلبہ اسلام کانفرنس (2cd)

169	میرے لیے اللہ کافی ہے قسط 2 (2 cd)
170	اجتماع صراط مستقیم خطاب مکمل
171	تبلیغ دین کے فوائد
172	معرفت الٰہی اسباب وعلامات
173	قرآن میں ہو غوطہ زن اے مرد مسلمان
174	یہ شان رسالت ہے ذرا ہوش سے بول (2CD)
175	عظمت اہلبیت اطہار
176	تحفظ ختم نبوت میں علماء اہلسنت کا کردار
177	یہ ایک سجدہ ہیں جسے تو گراں سمجھتا ہے
178	دو قومی نظریہ ملکی سالمیت کا راز
179	جادو کی مذمت
180	روح کی طہارت
181	ایاک نعبد وایاک نستعین کی تفسیر (2CD)
182	رسول اللہ ﷺ کی شجاعت
183	اسلام کی بیٹی بیٹیوں سے گفتگو (2CD)
184	رہن (گروی) کے مسائل
185	ایک عددی زندگی بمعہ سوال وجواب
186	حج کے اسرار ورموز

187	تصوف ایک خاموش ایمانی تحریک
188	وسیلہ قرآن وسنت کی روشنی میں (2CD)
139	وصیت کے شرعی احکام
190	ہاں ہم مسلمان ہیں
191	والدین بندے کی دنیا میں جنت
192	ناموس رسالت کے نگہبان ولولے
193	فلاح اہلسنت کا لائحہ عمل
194	فقہ وقیاس کی ضرورت (2CD)
195	حضرت امیر معاویہ کی شان صحابیت (2CD)
196	سنی مسلک سچا مسلک (میانوالی 2 cd)
197	غیبت اور حسد روح کی بیماریاں
198	کن کی کنجی (2CD)
199	ہم میلاد کیوں مناتے ہیں 2cd گلشن راوی یارسول اللہ ﷺ مسجد
200	لبیک یا اسلام (3CD)
201	سنی کا بچہ شیعہ کا بھوت (6CD)
202	علم غیب قسط نمبر 38
203	حکم الٰہی اور ہم
204	برکت اور تبرک قسط نمبر 13

نمبر	عنوان
205	"والنجم" کی تفسیر
206	میلاد شریف اور نظام فطرت 2CD
207	اولیت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
208	اسماء الحسنٰی قسط نمبر 1
209	اسماء الحسنٰی قسط نمبر 2 2cd
210	شان صدیق اکبر اہلبیت کی نظر میں 2cd
211	امام اعظم ابو حنیفہ کا فقہی مقام 2cd
212	اسلام بحیثیت دین رحمت
213	عقائد اہلسنت معراج النبی ﷺ کے آئینے میں
214	قربانی کے اسرار و رموز فلسفہ قربانی 2cd
215	حقیقت شب برأت
216	استحکام پاکستان کیوں اور کیسے؟
217	مچی ہے دھوم کہ ماہ صیام آیا ہے
218	حقیقت زندگی
219	کامل مسلمان کے اوصاف 2cd
220	فضائل شب برأت 2cd
221	معرفت رسالت 2cd
222	کمال انسانی کا راز 3cd
223	معرفت توحید
224	قرآن کے ہوتے کمی کیا ہے؟
225	شان قرآن (2cds)
226	عقیدہ حیات النبی ﷺ (2cds)
227	مومن کا طرز زندگی (سبزہ زار)
228	حج کا طریقہ (درس جامعہ)
229	صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عشق رسول ﷺ (قسط 1)
230	افتتاح بخاری شریف (2cds)
231	ناموس صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم
232	فلسفہ شہادت
233	دنیا دوست یا دشمن
234	ذہنی سکون کا حصول (سبزہ زار)
235	عقیدہ و عقیدت
236	نیا اسلامی سال مبارک ہو
237	شجاعت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
238	سفر حج کی برکتیں
239	ارض البرکات اور موجودہ حالات
240	کربلا میں کون جیتا کون ہارا؟ (2cds)
241	غائبانہ جنازہ کی شرعی حیثیت (2cds)
242	مناظرہ وہابی گمراہ ہیں (2cds)
243	
244	
245	

246	
247	
248	
249	
250	
251	لا الٰہ الا اللہ کے اسرار
252	اذان نغمۂ ایماں
253	دل اور اسکی اقسام
254	مسجد اور اس میں سجدہ
255	راہ حق میں خواتین کا کردار
256	مقام نبوت اور رسالت (2cds)
257	امام فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ شہید جنگ آزادی
258	إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (آیت ھذا کا قرآنی مفہوم) (2cds)
259	کرائے پر اشیاء دینے کا شرعی حکم
260	نظام مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور حقوق نسواں
261	قرآنی اُسلوب کی حکمتیں
262	تعلیمات حضرت غوث اعظم
263	حق چار یار (قسط نمبر 2)(2cd)
264	کیوں رضا آج گلی سونی ہے؟(2cd)
265	ایمان والدین رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)(2cd)

266	آیت ختم نبوت کے معارف
267	فتنۂ خارجیت کل اور آج (2cd)
268	پڑوسیوں کے حقوق
269	سماجی خدمت کا قرآنی تصور
270	معرفت توحید (سیالکوٹ)
271	معرفت رسالت (سیالکوٹ)(2cd)
272	کمال انسانی کا راز (سیالکوٹ)(3cd)
273	صحابہ واہلبیت رضی اللہ عنہ کی باہمی محبت
274	محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا
275	مقصد تخلیق انسان
276	خواب کے شرعی احکام
277	عید الفطر یوم تقسیم انعامات
278	آنکھوں کی برسات
279	اسلام بس اسلام (4cd)
280	
281	
282	
283	
284	
285	
286	

بانی ادارہ صراط مستقیم پاکستان

مفتی علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

کا اہم اور اچھوتے موضوعات پر لٹریچر

- فہم دین اول تا پنجم
- غائبانہ جنازہ جائز نہیں
- مفہوم قرآن بدلنے کی واردات
- محاسن اخلاق
- ختم نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں
- میرے لئے اللہ کافی ہے
- حق چار یار
- جنت کی خوشخبری پانے والے دس صحابہ کرام
- فکر آخرت
- ہاں ہم سنی ہیں
- سرکار غوث اعظم اور آپکا آستانہ
- ایک نومسلم کے سوالات کے جوابات
- شانِ رسالت سمجھنے کا ایمانی طریق
- توحید وشرک
- ہم اہلسنت وجماعت ہیں
- تحفظ ناموسِ رسالت ایک فرض ایک قرض
- چنا گانگ میں چند روز
- تحفظ حدود اللہ اور ترمیمی بل
- ایصال ثواب اور گیارھویں شریف کی شرعی حیثیت
- فقہ حنفی سنت نبوی کے آئینے میں
- دختران اسلام کے لیے آئیڈل کردار
- افزائش نور
- جادو کی مذمت
- اصلاح اور اس کا اجر
- نورانیت مصطفی ﷺ کا انکار کیوں

- شانِ ولائیت قرآن وحدیث کی روشنی میں
- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علمی ذوق
- امام اعظم رضی اللہ عنہ بحیثیت بانی فقہ
- محبت ولی کی شرعی حیثیت
- صلوٰۃ وسلام پر اعتراض آخر کیوں
- فقہ حنفی پر چند اعتراضات کے جوابات
- ربط ملت اور اہلسنت کی ذمہ داریاں
- خاندانی منصوبہ بندی اور اسلام
- فحش گانوں کا عذاب
- رسول اللہ ﷺ کی نماز
- ترک تقلید کی تباہ کاریاں
- اسلام کو درپیش چیلنجز کا ادراک اور اُن کا حل
- صراط مستقیم کی روشنی
- مقتدی فاتحہ کیوں پڑھے
- رسول اللہ ﷺ بحیثیت بشر
- منصب نبوت اور عقیدہ مومن
- محبت الٰہی اور اسکی چاشنی
- فہم زکوٰۃ
- حل مشکلات اور عقیدہ صحابہ
- توحید باری تعالیٰ
- قربانی صرف تین دن جائز ہے معہ قربانی کے جانو
- نماز تراویح 20 رکعت سنت ہے
- اِنما انا بشر مثلکم
- تربیت اولاد
- رنج والم سے نجات کا راستہ
- مسلہ حاضر وناظر

صراطِ مستقیم پبلیکیشنز

کیسٹ اینڈ سی ڈی سنٹر

5-6 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور

042- 37115771, 0321-9407699

جامع مسجد رضائے مجتبیٰ، پیپلز کالونی، گوجرانوالہ

0333-8173630